جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

انوار الاسلام

پنجاب پریس سیالکوٹ میں خاکسار غلام قادر فصیح کے اہتمام سے چھپا

تعداد اشاعت (۲۰۰۰)

جو

جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس

قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں

براہین احمدیہ جلد چہارم۔ مذاہب باطلہ کی تردید اور اسلام کی تصدیق میں عجیب غریب کتاب قیمت (للعہ)
آئینہ کمالات اسلام معہ تبلیغ۔ اسلام کی زندہ خوبیوں اور دائمی برکات کی بحث میں بےنظیر مبسوط کتاب ہے (عہ)

شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان۔ اسمیں قرآن کریم اور احادیث کی عجیب توفیق و تطبیق سے اپنے مسیح موعود ہونیکا ثبوت دیا ہے (۶۰ر) **سرمہ چشم آریہ** اسم بامسمی لاجواب العامی کتاب ایک مشہور آریہ سے مباحثہ جسمیں قدم وحدوث مادہ عالم پر لطیف بحث کی ہے اور بالخصوص مسئلہ تناسخ کی بےنظیر اور اعجازی تردید۔ قانون قدرت کی ماہیت۔ اسلام کی زندہ خوبیوں کی بشارت اور جواب لکھنے والے کو پانچسو روپیہ نقد انعام کا وعدہ دیا ہے پانچسو روپیہ کا انعام کتاب کے مضامین و براہین کے عدیم المثل ہونیکا بےنظیر ثبوت ہے (عہ) **فتح اسلام** خدا تعالی کی تجلی خاص کی بشارت اور اسکے پیرؤوں کے راہوں اور انکی تائید کے طریقوں کیطرف دعوت (۴ر) **توضیح المرام** اپنے ادعا مسیح الموعود پر لطیف بحث نزول ملایکہ کی حقیقی اور واقعی کیفیت بعض سورۂ ہائے قرانی کی حیرت انگیز اعجازی تفسیر۔ (۴ر)

برکات الدعا سر سید احمد خان کے رسالہ استجابت دعا کا لاجواب جواب اور اصول تفسیر پر ریویو (۳ر)
تحفہ بغداد نہایت دلکش عبارت میں ایک عجیب مکتوب بغدادی عالم کے جواب میں (۲ر)
نور الحق ہر دو حصص۔ پادری عماد الدین امرتسری کے توزین الاقوال کا جواب لاجواب اپنے دعوی کی صداقت میں سماوی شہادت۔ بکفرین پر اعجازی تحریر سے اتمام حجت و وعدۂ انعام پانچہزار روپیہ شایع ہوا ہے **اتمام الحجۃ** مولوی رسل بابا امرتسری کے الہام الصحیح کی تنقیح اور وفات مسیح کی توضیح کتاب اللہ سے کی گئی ہے اور ان کے موہوم دلایل و انعام کی قلعی کھول دی ہے (۳ر) **کرامات الصادقین** قیمت (عہ) **سچائی کا اظہار** قیمت (۱ر) **حجۃ الاسلام** قیمت (۱ر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتح اسلام

لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا.

واضح ہو کہ وہ پیشگوئی جو امرتسر کے عیسائیون کے ساتھ مباحثہ ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء مین کیگئی تہی جسکی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء تہی وہ خدا تعالی کے ارادہ اور حکم کے موافق ایسے طور سے اور ایسی صفائی سے **میعاد کے اندر پوری** ہو گئی کہ ایک منصف اور دانا کو بجز اسکے ماننے اور قبول کرنیکے کچہ بن نہین پڑتا۔ ہان ایک متعصب اور احمق یا جلدباز جوان واقعات اور حوادث کو یکجائی نظر سے دیکہنا نہین چاہتا جو پیشگوئی کے بعد فریق مخالف مین ظہور مین آئی اور الہامی الفاظ کی پیروی نہین کرتا بلکہ اپنے دل کی آرزوون کی پیروی کرتا ہے اسکی مرض نادانی لاعلاج ہے اور اگر وہ ٹہوکر کہائے تو اسکی پست فطرتی اور حمق اور سادہ لوحی اسکا موجب ہوگی ورنہ کچہ شک نہین کہ **فتح اسلام** ہوئی اور عیسائیون کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہو گیا پیشگوئی کے الفاظ یہ ہین کہ دونون فریقون مین سے جو فریق عمدا جہوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہین دنون مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ مین گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نکرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اسوقت جب پیشگوئی ظہور مین آئیگی بعض اندہے سوجاکہے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگین گے اور بعض بہرے سننے لگینگے

اب یاد رہے کہ پیشگوئی مین فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلت کا وعدہ تہا ایک گروہ مراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکہتا تہا خواہ خود بحث کرنیوالا تہا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تہا ہان مقدم سب سے ڈپٹی عبد اللہ آتہم تہا کیونکہ وہی دوسرے عیسائیون کیطرف سے منتخب ہوکر پندرہ دن جہگڑتا رہا مگر درحقیقت اس لفظ کے حصہ دار دوسرے معاون اور محرک اور ان کے سرگروہ بہی تہے کیونکہ عرفاً فریق اس تمام گروہ کا نام ہے جو ایک کام بالمقابل کرنیوالا یا اُس کام کا معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہو اور پیشگوئی کی کسی عبارت مین نہیں لکہا گیا کہ فریق سے مراد صرف عبد اللہ آتہم ہے ہان مینے جہانتک الہام کے معنی سمجہے وہ یہ ہے تہے کہ جو شخص اس فریق مین سے بالمقابل باطل کی تائید مین بنفس خود بحث کرنیوالا ہے اسکے لئے ہاویہ سے مراد سزا ئے موت ہے لیکن الہامی لفظ صرف ہاویہ ہے اور ساتھ یہ بہی شرط ہے کہ حق کیطرف رجوع کرنیوالا نہ ہو اور حق کیطرف رجوع نہ کرنے کی قید ایک الہامی شرط ہے جیسا کہ مینے الہامی عبارت مین انہین لفظون مین اس شرط کو لکہا تہا اور یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبد اللہ کا دل جیسا کہ پہلے تہا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قایم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کیطرف رجوع کرنیکا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اسکی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا لیکن خدا تعالی کے الہام نے مجہے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبد اللہ آتہم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رعب کو تسلیم کرکے حق کیطرف رجوع کرنیکا کسیقدر حصہ لیلیا جس حصہ نے اُسکے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ مین تاخیر ڈالدی اور ہاویہ مین گرا لیکن اُس طرح سے ہاویہ سے تہوڑے دنون کیلئے بچ گیا جسکا نام موت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظون اور شرطون مین سے کوئی ایسا لفظیا شرط نہین ہے جو بے تاثیر رہیا جسکا کسیقدر موجود ہوجانا اپنی تاثیر پیدا نکرے لہذا ضرور تہا کہ جسقدر مسٹر عبد اللہ آتہم کے دل نے حق کی عظمت کو قبول کیا اُسکا فایدہ اُسکو پہنچ جائے سو خدا تعالی نے ایسا ہی کیا اور مجہے فرمایا اطلع اللہ علی ہمہ وغمہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ ومکر اولئک ھو یبور۔ انا نکشف السر عن ساقہ یومئذ یفرح المومنون ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالی نے اسکے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کیطرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بہلا دے (یعنی فقرہ مذکورہ کے تفہیم الہی سے ہین) اور پہر فرمایا کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتون مین تغیر اور تبدل نہین پائیگا

اِس فقرہ کے متعلق تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہوجائین جو غضب الٰہی کو مشتعل کرین اور اگر دل کے کسی گوشہ مین بھی کچھہ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھہ دھڑکہ شروع ہوجائے تو عذاب نازل نہین ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے اور پھر فرمایا کہ کچھہ تعجب کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پہ قایم رہو یہ اِس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے اور پھر فرمایا کہ مجھے میرے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے یہ اِس عاجز کو خطاب ہے، اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنون کو پارہ پارہ کردین گے یعنی انکو ذلت پہنچیگی اور انکا مکر ہلاک ہوجائیگا۔ اسمین تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن اور خدا تعالیٰ بس نہین کریگا اور نہ باز آئیگا جبتک دشمنون کے تمام مکرون کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کردے یعنی جو مکر بنایا گیا اور جسم کیا گیا اُسکو توڑ دالیگا اور اُسکو مُردہ کرکے پھینک دیگا اور اُسکی لاش لوگون کو دکھا دیگا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیون میں سے ننگا کرکے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلایل بینہ ظاہر کرین گے اور اس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جسکو ہمنے ذکر کردیا اب جو چاہے وہ راہ اختیار کرے جو اُسکے رب کیطرف جاتی ہے۔ اسمین بدظنی کرنیوالون پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اِسمین یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہین اور جو خدا ہی کو چاہتے ہین اور کسی بخل اور تعصب یا جلدبازی یا سوءِ فہم کے اندھیرے مین مبتلا نہین وہ اِس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کے موافق اسکو پائین گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہین وہ بیباکی اور نفسانی ظلمت کیوجہ سے اُسکو قبول نہین کرینگے۔

الہام الٰہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الٰہیہ کے کیا گیا جسکا ماحصل یہی ہے کہ قدیم سے الٰہی سنت اسیطرح پر ہے کہ جبتک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہوکر اپنے ہاتھہ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تبتک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اسکو ہلاک نہین کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونیکا وقت آتا ہے تو اُسمین وہ اسباب پیدا ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے عذاب الٰہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے اور یہی سنت مستمرہ اور یہی غیر متبدل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنیسے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر عبداللہ آتھم کے بارہ مین پیشگوئی ہاویہ کے بارہ مین الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سنت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اُسکی الفاظ یہ ہین کہ **بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے** لیکن مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کردیا کہ اُس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت

کی بنیاد پڑ گئی تہی اور خدا تعالی کے الہام نے بہی مجہہ کو یہی خبر دی کہ ہمنے اُسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی یعنے وہ
اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالتمین پڑا اور اُسپر رعب غالب ہوا اُس نے اپنے افعال سے دکہلا دیا کہ اسلامی پیشگوئی
کا کیسا ہولناک اثر اُسکے دل پر ہوا اور کیسی اُسپر گہبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت غالب آگئی اور کیسی الہامی
پیشگوئی کے رعب نے اُسکے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک
جگہ ہراسان اور ترسان پہرتا رہا اور اُس مصنوعی خدا پر اُسکا توکل نہ رہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی
نے الوہیت کی جگہ دے رکہی ہے وہ کتون سے ڈرا اور سانپون کا اسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانون سے بہی
اسکو خوف آیا۔ اُسپر خوف اور وہم اور دلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اُسپر طاری ہوئی اور
وقوع سے پہلے ہی اُسکا اثر اُسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امرت سر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراسان اور
ترسان اور پریشان اور بیتاب ہو کر شہر بشہر بہاگتا پہرا اور خدا نے اُسکے دل کا آرام چہین لیا اور پیشگوئی سے
سخت متاثر ہو کر سراسیمون اور خوف زدون کی طرح جا بجا بہٹکتا پہرا اور الہام الہی کا رعب اور اثر اُسکے دل پر
ایسا مستولی ہوا کہ اُسکی راتین ہولناک اور دن بیقراری سے بہر گئے اور حق کی مخالفت کیحالت مین جو جو
دہشتین اور قلق اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکہتا ہے یا ظن رکہتا ہے کہ شاید عذاب الہی نازل ہو جائے
یہ سب علامتین اسمین پائی گئین اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا اور خدا تعالی
نے ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اُسکے دل مین ڈالدیا کہ ایک بات کا کہٹکا ہی اُسکے دل کو صدمہ پہنچاتا
رہا اور ایک کتے کے سامنے آنے سے ہی اُسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت
ویرانے مین اُسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اُسکے دل کو گہیر لیا۔
اور ڈرانیوالے خیال رات دن اُسپر غالب رہے اور اُسکے دل کے تصورون نے عظمت اسلامی کو رد نکیا
بلکہ قبول کیا اسلئے وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے مین دہیما ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو
جانچتا اور اُسکے تصورات کے موافق اُس سے عمل کرتا ہے اُس نے اسکو اس صورت پر پایا جس صورت
مین فی الفور کامل ہاویہ کی سزا یعنے موت بلا توقف اسپر نازل ہوتی اور ضرور تہا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تہما
رہے جبتک کہ وہ بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتہہ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے اور الہام
الہی نے بہی اسیطرف اشارہ کیا تہا کیونکہ الہامی عبارت مین شرطی طور پر عذاب موت کے آنیکا وعدہ تہا
نہ مطلق بلا شرط وعدہ لیکن خدا تعالی نے دیکہا کہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے

افعال سے اور اپنے حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراسان دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسیقدر تعلق رکہتی ہے کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہین کرتا بلکہ اسکا خوف اسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طرح سے اسلام کیطرف رجوع کرتا ہے اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہین سکتا مگر عذاب دنیوی مین بیباکی کے دنون تک ضرور تاخیر ڈالدیتا ہے یہی وعدہ قرآن کریم اور بیبل مین موجود ہے اور جو کچھ ہمنے مسٹر عبد اللہ آتہم کی نسبت اور اس کے دل کی حالت کے بارہ مین بیان کیا یہ باتین بے ثبوت نہین بلکہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے اپنے تئین سخت مصیبت زدہ بناکر اور اپنے تئین شدائد غربت مین ڈالکر اور اپنی زندگی کو ایک ماتمی پیرایہ پہناکر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کرکے اور ایک دنیا کو اپنی پریشانی اور دیوانہ پن دکہلاکر نہایت صفائی سے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ اسکے دل نے اسلامی عظمت اور صداقت کو قبول کرلیا کیا یہ بات جہوٹ ہے کہ اس نے پیشگوئی کے **رعبناک مضمون** کو پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جسقدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسیقدر وہ اس پیشگوئی سے ڈرا اسکا دل ظاہری حفاظتون سے مطمئن نہ ہوسکا اور حق کے رعب نے اسکو دیوانہ سا بنا دیا سو خدا تعالی نے نہ چاہا کہ اسکو ایسی حالت مین ہلاک کرے کیونکہ یہ اسکی قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغایر اور برعکس ہے اور اگر الہام اپنی شرائط کو چہوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہون مگر ایسا الہام الہام الہی نہین ہوسکتا اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرارداده شرطون کو بہول جاوے کیونکہ شرائط کا لحاظ رکہنا صادق کے لئے ضروری ہے اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہان جبوقت مسٹر عبد اللہ آتہم اس شرط کے نیچے سے اپنے تئین باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بیباکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو وہ دن نزدیک آجائینگے اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہوگی اور پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکہائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکہنا چاہئے کہ ہاویہ مین گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہین وہ عبد اللہ آتہم نے اپنے ہاتہ سے پورے کئے اور جن مصائب مین اس نے اپنے تئین ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹون کا سلسلہ اسکے دامنگیر ہوگیا اور ہول اور خوف نے اسکے دل کو پکڑلیا یہی **اصل ہاویہ** تہا اور سزائے موت اسکے کمال کے لئے ہے جسکا ذکر الہامی عبارت مین موجود بہی نہین بیشک

یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسمین کسیقدر مہلت دی گئی کیونکہ حق کا رعب اُنہوں نے اپنے سر پر لیلیا اسلئے وہ خدا تعالے کی نظر مین اس شرط سے کسیقدر فایدہ اُٹھانیکا مستحق ہو گیا جو الہامی عبارت مین درج ہے اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالی کے الہام مین وعدہ ہوا اور مین یقین رکہتا ہون کہ اس ہمارے بیان مین وہی شخص مخالفت کریگا جسکو مسٹر عبداللہ آتہم کے ان تمام واقعات پر پوری اطلاع نہوگی اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

اور اگر عیسائی صاحبان اب بہی جہگڑین اور اپنی مکارانہ کارروائیوں کو کچھ چیز سمجھین یا کوئی اور شخص اسمین شک کرے تو اس بات کے تصفیہ کیلئے **کہ فتح کس کو ہوئی** آیا اہل اسلام کو جیسا کہ بحقیقت ہے یا عیسائیون کو جیسا کہ وہ ظلم کے راہ سے خیال کرتے ہین تو مین اُنکی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے طیار ہون اگر وہ دروغگوی اور چالاکی سے باز نہ آئین تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہو کر ہم فریقین ایک میدان مین حاضر ہون اور مسٹر عبداللہ آتہم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کرین کہ اس پیشگوئی کے عرصہ مین اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بہی میرے دل پر نہین آیا اور مین اسلام اور نبی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجہتا رہا اور سمجہتا ہون اور صداقت کا خیال تک نہین آیا اور حضرت عیسی کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکہتا رہا اور رکہتا ہون اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکہتے ہین اور اگر مینے خلاف واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چہپایا ہے تو اے خدائے قادر مجیپر ایک برس مین عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہین گے اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جہوٹون پر نازل ہوتا ہے **تو ہم ہزار روپیہ** مسٹر عبداللہ آتہم صاحب کو بطور تاوان کے دین گے چاہین تو پہلے کسی جگہ جمع کرالین اور اگر وہ ایسی درخواست نہ کرین تو یقیناً سمجہو کہ وہ کاذب ہین اور غلو کے وقت اپنے سزا پائین گے ہمین صاف طور پر الہاماً معلوم ہو گیا ہے کہ اسوقت تک **عذاب موت** ٹلنے کا یہی باعث ہے کہ عبداللہ آتہم نے حق کی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کی وجہ سے قبول کرکے ان لوگون سے کسیقدر مشابہت پیدا کرلی ہے جو حق کیطرف رجوع کرتے ہین اسلئے ضرور تہا کہ انکو کسیقدر اس شرط کا فایدہ ملتا اور اس امر کو وہ لوگ خوب سمجہہ سکتے ہین کہ جو ان کے حالات پر غور

نوٹ۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہہ ہزار روپیہ باضابطہ تحریر لینے کے بعد پہلے دیدینگے۔ یہہ قطعی اقرار ہے۔ منہ

نوٹ۔ درخواست کے لئے روز اشاعت سے یعنی بذریعہ اشتہار پہنچنے کے بعد ایک ہفتہ کی میعاد ہے۔

کرین اور اِنکے تمام بیقراریون کو ایک جگہ بیتران دیکہہ دیکہین کہ کہان تک پہنچ گئی تہین کیا وہ ہاویہ تہا یا کچہہ اور تہا اور اگر کوئی ناحق انکار کرے تو اُسکے سمجہانے کے لئے وہ قطعی فیصلہ ہے جو مینے لکہدیا ہے تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد ہم اپنے مخالفین کو یقین دلاتے ہین کہ یہی سچ ہے ہان یہی سچ ہے اور ہم پہر مکرر لکہتے ہین کہ ضرور مسٹر عبداللہ آتہم نے کسیقدر ہاویہ کی سزا بہگت لی ہے اور نہ صرف اسقدر بلکہ تطرب اور ماتیا کے مقدمات بہی اُن کے دماغ کو نصیب ہو گئے ہین جنکی طرف الہام الہی کا ہم اشارہ پاتے ہین اور جس کے نتایج عنقریب کہلین گے کسی کے چہپانے سے چہپ نہین سکتے پس اسے حق کے طالبو یقیناً سمجہو کہ ہاویہ مین گرنیکی **پیشگوئی** پوری ہو گئی اور اسلام کی **فتح ہوئی** اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی ہان اگر مسٹر عبداللہ آتہم اپنے پر جزع فزع کا اثر نہ ہونے دیتا اور اپنے افعال سے اپنی استقامت دکہاتا اور اپنے مرکز سے جگہ بجگہ بہٹکانہ پہرتا اور اپنے دل پر وہم اور خوف اور پریشانی غالب نہ کرتا بلکہ اپنی معمولی خوشی اور استقلال مین ان تمام دنون کو گذارتا تو بیشک کہہ سکتے تہے کہ وہ ہاویہ مین گرنے سے دور رہا مگر اب تو اُسکی یہ مثال ہوئی کہ قیامت دیدہ ام پیش از قیامت اسپر وہ غم کے پہاڑ ٹوٹے جو اُس نے اپنی تمام زندگی مین اُنکی نظیر نہین دیکہی تہی پس کیا یہ سچ نہین کہ وہ ان تمام دنون مین درحقیقت ہاویہ مین رہا اگر تم ایک طرف ہماری پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑہو اور ایک طرف اُس کے اُن مصائب کو جانچو جو اسپر وارد ہوئے تو تمہین کچہہ بہی اس بات مین شک نہین رہیگا کہ **وہ بیشک ہاویہ مین گرا** ضرور گرا اور اُس کے دل پر وہ رنج اور غم اور بدحواسی وارد ہوئی جسکو ہم آگ کے عذاب سے کچہہ کم نہین کہہ سکتے۔ ہان اعلی نتیجہ ہاویہ کا جو ہمنے سمجہا اور جو ہماری تشریحی عبارت مین درج ہے یعنی موت وہ ابہی تک حقیقی طور پر وارد نہین ہوا کیونکہ اُس نے عظمت اسلام کی ہیبت کو اپنے دل مین ڈہنسا کر الہی قانون کے موافق الہامی شرط سے فائدہ اٹہا لیا مگر موت کے قریب قریب اسکی حالت پہنچ گئی اور وہ درد اور دکہہ کے ہاویہ مین ضرور گرا اور ہاویہ مین گرنے کا لفظ اُسپر صادق آگیا پس **یقیناً سمجہو کہ اسلام کو فتح حاصل ہوئی** اور خدا تعالی کا ہاتہہ بالا ہوا اور کلمہ اسلام اونچا ہوا اور عیسائیت نیچے گری فالحمد للہ علی ذالک

یہ تو مسٹر عبداللہ آتہم کا حال ہوا مگر اسکے باقی رفیق بہی جو فریق بحث کے لفظ مین داخل تہے

اور جینگ مقدس کے مباحثہ سے تعلق رکہتے تہے خواہ وہ تعلق اعانت کا تہا یا بانی کار ہونے کا یا مجوز بحث یا حامی ہونے کا یا سرگروہ ہونے کا انمین سے کوئی بہی اثر ہاویہ سے خالی نہ رہا اور ان سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزا دیکھ لیا چنانچہ اول خدا تعالی نے پادری رائٹ کو لیا جو دراصل اپنے رتبہ اور منصب کے لحاظ سے اس جماعت کا سرگروہ تہا اور وہ عین جوانی مین ایک ناگہانی موت سے اس جہان سے گذر گیا اور خدا تعالی نے اسکے بے وقت موت سے ڈاکٹر مارٹین کلارک اور ایسا ہی اسکے دوسرے تمام دوستون اور عزیزون اور ماتحتون کو سخت صدمہ پہنچایا اور ماتمی کپڑے پہنا دئے اور اسکی بیوقت موت نے انکو ایسے دکہہ اور درد مین ڈالا جو ہاویہ سے کم نہ تہا اور ایسا ہی پادری ٹامس ہاول بہی ایسی سخت بیماری مین پڑا کہ ایک مدت کے بعد مر مر کے بچا اور پادری عبد اللہ بہی سخت بیماریون کے ہاویہ مین گرا اور معلوم نہین کہ بچا یا گذر گیا اور جہان تک ہمین علم ہے ان مین سے کوئی بہی ماتم اور مصیبت یا ذلت اور رسوائی سے خالی نہ رہا اور نہ صرف یہی بلکہ ان ہی دنون مین خدا تعالی نے ایک خاص طور پر سخت ذلت اور رسوائی ان کو پہنچائی جس سے تمام ناک کٹ گئی اور وہ لوگ مسلمانون کو منہ دکہانے کے قابل نہ رہے کیونکہ مینے خدا تعالی سے توفیق پا کر عیسائی پادریون کی علمی قلعی کہولنے کے لئے اور اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ قرآن اور اسلام پر حملہ کرنے کے لئے زباندانی کی ضرورت ہے اور یہ لوگ زبان عربی سے بے بہرہ ہین ایک کتاب جسکا نام **نور الحق** ہے عربی فصیح مین تالیف کی اور عماد الدین اور دوسرے تمام باقی پادریون کو رجسٹری کرا کر خط بہیجے گئے کہ اگر عربی دانی کا دعوی ہے جو اسلامی مسایل مین خوض کرنے اور قرآنی فصاحت پر حملہ کرنیکے لئے ضروری ہے تو اس کتاب کے مقابل پر ایسا ہی عربی مین کتاب بنا دین اور پانچہزار روپیہ انعام پا دین اور اگر انعام کے بارہ مین شک ہو تو پانچہزار روپیہ پہلے جمع کرا دین - اور یہ بہی لکہا گیا کہ اسلامی صداقت کا یہ خدا تعالی کیطرف سے ایک نشان ہے اگر اسکو توڑ دین اور عربی مین ایسی کتاب بلیغ فصیح بنا دین تو انعام مذکور بلا تامل انکو ملیگا جس جگہ چاہین اپنی تسلی کے لئے روپیہ جمع کرا لین اور بالمقابل کتاب بنانے کی حالت مین نہ صرف انعام بلکہ آیندہ تسلیم کیا جاویگا کہ درحقیقت وہ اپنے دعوے کے موافق مولوی ہین اور انکو حق پہنچتا ہے کہ قرآن شریف کی فصاحت بلاغت پر اعتراض کرین اور نیز وہ بالمقابل کتاب بنانے سے ہمارے الہام کا کذب بہی بڑے سہل طریق سے ثابت کر دینگے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکین تو پہر ثابت ہوگا کہ وہ جہوٹ اور افترا سے اپنے تئین مولوی نام رکہتے ہین اور درحقیقت جاہل اور نادان ہین اور

فٹ نوٹ - پادری رائٹ صاحب کی وفات پر جو افسوس گرجا مین ظاہر کیا گیا اسمین عیسائیون کی مضطربانہ اور خوف زدہ حالت کا نقشہ مندرجہ ذیل الفاظ سے آئینہ دل مین منقش ہو سکتا ہے جو اسوقت پر عبرت کے مرعوب اور مغضوب دل سے نکلے اور وہ یہ ہین - آہ آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی بیوقت ہم پر چلی اور اسکی خفیہ تلوار نے یکبارگی ہمکو قتل کیا دیس رائٹ صاحب امرتسر کے اور بیری مشنری تھے اور بلا یہ انکے بپا ہوئی

اور نیز اس صورت مین وہ ہزار لعنت بہی ان پر پڑیگی جو رسالہ نور الحق کے چار صفحون مین بلکہ کچہہ زیادہ مین صرف
اس غرض سے لکہی گئی ہے کہ اگر یہ پادری لوگ بالمقابل رسالہ نہ بنا سکین اور نہ اپنے تئین مولوی اور عربی
دان کہلانے سے باز آوین اور نہ قران کی اعجازی فصاحت پر حملہ کرنے سے رکین تو یہ ہزار لعنت
اُنپر قیامت تک ہے لیکن باوجود ان سخت لعنتون کے جو مرنے سے کروڑ ہا درجہ بدتر ہین پادری عماد الدین
اور دوسرے تمام پنجاب اور ہندوستان کے عیسائی جو مولوی کہلاتے اور عربی دان ہونے کا دم
مارتے تہے جواب لکہنے سے عاجز رہ گئے اور باوجود اسکے اپنے ناجائز حملون سے باز نہ آئے بلکہ
انہین دنون مین پادری عماد الدین نے شرم اور حیا کو علیحدہ رکہہ کر قران شریف کا ترجمہ چہاپا اور
اپنی طرف سے اُسپر نوٹ لکہے اور اس ہزار لعنت کا پہلا وارث اپنے تئین بنایا اور جیسا کہ مباحثہ کی پیشگوئی
مین درج تہا کہ اُس فریق کو سخت ذلت پہنچیگی جو عمداً جہوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا
رہا ہے ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریون کے حصہ مین آئی اور آیندہ کسی کے آگے
منہ دکہلانے کے قابل نہ رہے اور ہم لکہہ چکے ہین کہ یہ سب لوگ فریق بحث مین داخل اور مسٹر عبد اللہ آتہم
کے معین اور حامی تہے بلکہ بحث کے بعد بہی یہ لوگ خیانت کے طور پر اخبارون کے کالم سیاہ کرتے
رہے اب دانا سوچ لے کہ ہریک کو ہاویہ انہین سے نصیب ہوا یا کچہہ کسر رہ گئی اور ہم اس جگہ ہریک دانا اور
روشندل کو انصاف کے لئے منصف بناتے ہین کہ کیا اس قدر ذلت اور رسوائی ہاویہ کا نمونہ ہے
یا نہین اور کیا وہ ذلت جسکا الہامی عبارت مین وعدہ تہا اس سے یہ لوگ بچ سکے یا پورا پورا حصہ لیا
یہ خدا کا فعل ہے کہ اس نے بعد پیشگوئی کے ہریک پہلو سے ان لوگون کو ملزم کیا اور سب پر پیشگوئی
کو جال کیطرح ڈالدیا بعض کو اسرائیلی قوم کے نافرمانون کیطرح دن رات کے دہڑکہ اور خوف اور ہول کے
گڑہے مین دہکیل دیا جیسے مسٹر عبد اللہ آتہم کہ خدا تعالیٰ نے اُسکے دل پر وہم کو مستولی کر دیا اور وہ قوم یہود
کیطرح جان کے ڈر سے جابجا بہٹکتا پہرا اور دیوانہ پن کی حالات اُنہین پیدا ہو گئے اور اُسکے ہواس اُڑ
گئے اور قطرب اور مالیخولیا کی بیماری کا بہت سا حصہ اُسکو دیا گیا اور اُسکے دماغ کی صحت جاتی رہی اور ہوش
مین فرق آیا اور ہر وقت موت سامنے دکہائی دی اور اُس نے اِسقدر خوف اور ڈر اور ہول کو اپنے دلمین
جگہ دی کہ عظمت اسلام پر مہر لگا دی اور اپنے اس خوف اور دہڑکہ کو شہر بشہر لئے پہرا اور ہزارون کو اس بات پر
گواہ بنایا کہ اُسکے دل نے اسلام کی بزرگی اور صداقت کو قبول کر لیا ہے یہ کہنا درست نہین ہوگا کہ وہ اسلئے شہر بشہر

پہنچتا پھر اکہ مسلمانون کے قتل کرنے سے ڈرتا تہا کیونکہ امرتسر کے پولس کا کچھہ ناقص اور ادھورا انتظام نہ تہا
تا وہ لدہانہ کی پلیس کی پناہ لیتا اور پھر لدہانہ مین کسینے اُس پر کوئی حملہ نہین کیا تہا تا وہ فیروزپور کیطرف بہاگتا
پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ **اسلامی ہیبت کی وجہ** سے اس شخص کیطرح
ہوگیا جو قطرب کی بیماری مین مبتلا ہوا ور حقانی عظمت نے اُسکے دماغ پر بہت کچھہ کام کیا جسکی وہ برداشت نکرسکا
اور خدا تعالی نے اسکو اس غم مین ایک سودائی کیطرح پایا پس اُسنے اپنے الہامی وعدون کے موافق
اُسوقت تک اسکو تاخیر دی جبتک وہ اپنی بیباکی کیطرف رجوع کرکے بدزبانی اور توہین اور گستاخی کی
طرف میل کرے اور شوخی اور بیباکی کے کامون کیطرف قدم آگے رکہہ کر اپنے لیئے ہلاکت کے اسباب
پیدا کرے اور خدا تعالی کی غیرت کا محرک ہو۔ اور اگر کوئی انکار کرے کہ ایسا نہین اور وہ اسلامی عظمت
سے نہین ڈرا تو اس پر واجب ہوگا کہ اس ثبوت کیلئے مسٹر عبد اللہ آتہم کو اس اقرار اور حلف کیلئے
آمادہ کرے جس سے ایک ہزار روپیہ البتہ بہی اسکو ملیگا ۔ ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکہہ
سکتے ہین کیا یہ بات سچائی کے کہولنے کے لیئے کافی نہین کہ ہمنے صرف عبد اللہ آتہم کے حالات پیش
نہین کیئے مگر ہزار روپیہ کا اشتہار بہی دیدیا وریاد رکہو کہ وہ اس اشتہار کیطرف رُخ نہین کریگا کیونکہ
کاذب ہے اور اپنے دل مین خوب جانتا ہے کہ وہ اس خوف سے مرنے تک پہنچ چکا تہا اور یاد رہے کہ مسٹر عبد اللہ
آتہم مین کامل عذاب کی بنیادی اینٹ رکہدی گئی ہے اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور مین
آجائیگی ۔ خدا تعالی کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہین اور کینہ ور انسان کیطرح خواہ نخواہ جلد باز
نہین اور اسکی تلوار ڈرنے والے دلپر نہین چلتی بلکہ سخت اور بیباک پر اور وہ اپنے لفظ کا پاس کرتا
ہے ۔ پس جیحالت مین الہامی عبارت مین مدعا یہ تہا کہ حق کیطرف کسیقدر جہکنے کیحالت مین موت
وارد نہین ہوسکتی بلکہ موت اسی حالت مین ہوگی کہ جبکہ بیباکی اور شوخی مین زیادتی کرے تو پہر کیونکر
ممکن تہا کہ مسٹر عبد اللہ آتہم پر ایسے دنون مین موت آجاتی جبکہ اُس نے اپنی مضطربانہ افعال ہی ایک
جہان کو دکہا دیا کہ عظمت اسلام اسکی دل پر سخت اثر کر رہی ہے اس بات مین کچھہ بہی شک نہین کہ جسدلپر
اسلامی پیشگوئی کی عظمت بہت ہی غالب ہوگئی گو اس دل نے اپنی نفسانی تعلقات کی وجہ
سے اپنے مذہب کو چہوڑنا نہ چاہا ۔ مگر بیشک اُسکے دل نے حق کی تعظیم کرکے رجوع کرنیوالون مین
اپنے تئین شامل کر لیا ۔ بلکہ ایسا ڈرا کہ بہت سی عام مسلمان بہی ایسا نہین ڈرتے غلبۂ خوف نے اسکو سودائی سا

نوٹ - یہہ ثابت ہے کہ یہہ عاجز کسی جگہ کا بادشاہ نہ تہا - بلکہ قوم کا متروک اور مسلمانوں کی نظر میں کافر اور اپنے چال چلن سے کوئی خونریز اور ڈاکو نہیں تہا - پہر اس قدر دہشت کہاں سے پڑ گئی - اگر یہہ خوف حق نہیں تہا تو اور کیا تہا -

بنا دیا سو خدا تعالی کے کمال رحم نے یہ ادنے فایدہ اس سے دریغ نہ کیا کہ ہاویہ کی کامل سزا میں الہامی
شرط کے موافق تاخیر ڈالدی گو ہاویہ کی سزا سے بچ نہ سکا مگر کامل سزا سے بچ گیا جس قدر خدا تعالی
نے اُس پر رعب ڈالدیا یہ وہ امر ہے جو اس زمانہ کے صفحہ تاریخ مین اسکی نظیر نہین مل سکتی ۔

اور ہم مکرر لکھتے ہین کہ اُسکا ثبوت اس نے اپنے خوف زدہ حالت سے آپ دیدیا اور اگر
کوئی متعصب اب بھی شک کرے تو پھر دوسرا معیار وہی ہے جو کہ ہم لکھ چکے ہین اور ہم زور سے
کہتے ہین کہ مسٹر عبداللہ آتھم اس مقابلہ کیطرف رجوع نہین کریگا کیونکہ وہ اپنے دل کے حالات سے بیخبر
نہین اور اُسکا دل گواہی دیگا کہ ہمارا الہام سچا ہے گو وہ اِس بات کو ظاہر نہ کرے مگر اسکا دل اِس بیان کا
مصدق ہوگا لیکن اگر دنیا کی ریاکاری سے اس مقابلہ پر آئیگا تو پھر آلہی عذاب کامل طور سے رجوع کریگا
اور ہم حق پر ہین اور دنیا دیکھے گی کہ ہماری یہ باتین صحیح ہین یا نہین اور ہم لکھ چکے ہین کہ خدا تعالی نے
یہ بھی دکھا دیا کہ فریق مخالف جو بحث کرنیوالے یا اُن کے حامی یا بانی کار یا مجوز تھے کوئی بھی آتھم سے
مس عذاب سے نہین بچا جیسا کہ ہم ابھی تفصیل کر چکے ہین یہ خدا تعالی کا کام ہے مبارک وہ جو اُسکو
تمام پہلوؤن کو سوچین اور اپنے نفسون پر ظلم نہ کرین ہم بے ثبوت کسی پر جبر کرنا نہین چاہتے بلکہ یہ واقعات
آفتاب کی طرح روشن ہین اور ہم غور کرنے کے لئے سب کے آگے رکھتے ہین اور اگر کوئی ایسا ہی اندھا ہو جو کچھ
سمجھ نہ سکے تو ہمنے اِس اشتہار مین اسکے لئے ایک ایسا معیار جدید بھی مقرر کر دیا ہے جو بڑی صفائی
سے اُسکو مطمئن کر سکتا ہے بشرطیکہ فطرتی فہم اور انصاف سے حصہ رکھتا ہو اور تعصب کی تاریکی کے نیچے
دبا ہوا نہ ہو اور نہ عقل سے بے بہرہ ہو۔

اور مسلمان مخالفون کو چاہئے جو خدا تعالی سے ڈرین اور تعصب اور انکار مین دوسری قومون
کے شریک بنجائین کیونکہ دوسری قومین خدا تعالی کی سنتون اور عادتون سے ناواقف ہین اور اسکی
ابتلاؤن اور آزمائشون سے بے خبر مگر اسلامی تعلیم پانے والے اِس بات کو خوب جانتے ہین کہ کیونکہ
خدا تعالے پیشگوئیون مین اپنی شرائط کی رعایت رکھتا ہے بلکہ بعض وقت خدا تعالی ایسی شرائط
کا بھی پابند ہوتا ہے جو پیشگوئیون مین بتصریح بیان نہین کیگئی تا کہ اپنے بندون کی آزمایش کرے
اور بعض وقت یہ آزمایش بہت ہی دقیق ہوتی ہے جو بظاہر عدم ایفاء وعدہ سے مشابہت رکھتی ہے۔
جیسا کہ اس بحث کو سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب کے انیسوین مقالہ صفحہ ۱۱۵

اور نیز دوسرے مقامات مین بیان کیا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب فیوض الحرمین کے صفحہ ۶۴
مین اسی بحث کو بہت بسط سے لکہا ہے تحقیق کرنیوالے ان مقامات کو دیکہین اور غور کرین لیکن یہ پیشگوئی
تو صریح فتح کے آثار اپنے ساتہہ رکہتی ہے چاہیئے لوگ تعصب کو الگ کرکے سوچین کہ کیا کیا آثار نمایان
اس پیشگوئی کے ظاہر ہوگئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ فریق مخالف پر یعنی اس سارے گروہ پر جو
جو حادثے پڑے وہ اتفاقی ہین اور خدا تعالیٰ کے ارادے کے بغیر ظاہر ہوگئے ہین -

اے مسلمانون براۓ خدا اسمین غور کرو اور ان مین حصہ نہ لو جنکی آنکھین تعصب سے
جاتی رہین جنکے دل مارے بخل کے موٹے ہوگئے ہماری پیشگوئی خدا تعالیٰ نے جہانتک الہامی الفاظ
اور شرائط اُسکے ذمہ وار تھے بہت صفائی سے پوری کردی - اب وہ رستہ جو ہمنے دروغ گو نکلنے کی
حالت مین اپنے لئے تجویز کیا تہا ان عیسائیون کے گلے مین پڑگیا جن پر یہ قضا وقدر نازل ہوئی
اور اُس رستہ کے وہ نادان بہی شریک ہین جو سمجہنے والا دل نہین رکہتے اور تعصب نے انکو اندہا کردیا -
بیشک فتح اسلام ہوئی اور نصاریٰ کو ہر طرف سے ذلت اور رسوائی پہنچی - خدا تعالیٰ کی آواز نے
اس فتح کو روشن کرکے دکہلایا اور آیندہ اور بہی اپنے فضل و کرم سے دکہلایگا - مگر عیسائی لوگ شیطانی
منصوبہ اور شیطانی آواز سے چاہتے ہین کہ فتح کا دعوے کرین لیکن خدا اُن کے مکر کو پاش پاش
کردیگا ضرور تہا کہ وہ ایسا دعوے کرتے کیونکہ آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی ہے جسکا ماحصل اور مدعا یہ ہے کہ اس مہدی موعود کے وقت جو آخری زمانہ مین
آنے والا ہے مہدی کے گروہ اور عیسائیون کا ایک مباحثہ واقعہ ہوگا اور آسمانی آواز یعنی آسمانی نشانون
اور علامتون اور قراین سے یہ ثابت ہوگا کہ **الحق مع آل محمد** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ جو آل
کیطرح اور اس کے وارث ہین حق پر ہین - اور شیطانی مکاید سے جا بجا یہ آواز آئیگی کہ الحق مع آل عیسیٰ
یعنی جو عیسے کے لوگ کہلاتے ہین وہ حق پر ہین مگر آخر خدا تعالیٰ کہول کر دکہلا دیگا کہ آل محمد ہی حق پر ہے
اور دین اسلام ہی کی فتح ہے - سواے مخالف لوگو دانستہ اپنے تئین ہلاک مت کرو حق اسلام کے ساتہہ ہے
اور ہوگا مبارک وہ دل جو باریک سمجہہ رکہتے ہین اور تعصب اور بخل کے گڑہے مین نہین گرتے والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار غلام احمد از قادیان - گورداسپور - مورخہ ۵ - ستمبر ۱۸۹۴ء

المشتہر خاکسار غلام احمد از قادیان
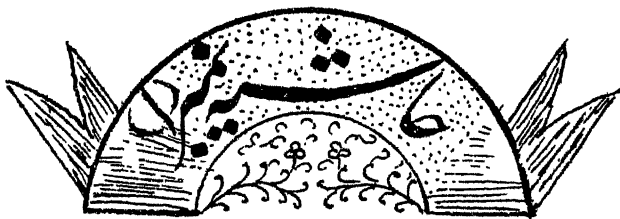
جو لوگ خدا تعالےٰ کی قدیم عادات اور سنتون پر اطلاع رکھتے ہین اور ربانی کتابون کے منشا اور مغز سے واقف ہین وہ اِس سے انکار نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئیون مین ان تمام امور کی پابندی رکھتا ہے جو اسکی غیر متبدل عادتون اور سنتون مین داخل ہین خواہ وہ کسی پیشگوئی میں بتصریح ذکر کیجائین یا صرف بطور اجمال یا محض اشارہ کے طور پر پائی جائین یا بالکل ذکر نہ کیجائین کیونکہ جو امور سنن غیر متبدلہ مین داخل ہو چکے ہین وہ کسیطرح بدل نہیں سکتے اور اگر فرض کرین کہ کسی پیشگوئی مین اِن امور کا ذکر نہین تاہم یہ غیر ممکن ہوگا کہ کوئی پیشگوئی بغیر اِن کے ظاہر ہو سکے کیونکہ سنت اللہ میں فرق نہیں آسکتا مثلاً قران کریم اور دوسری الٰہی کتابون مین معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر لوگون پر اسی دنیا مین عذاب کے طور پر موت اور ہلاکت وارد ہوئی وہ صرف اِس لئے نہیں وارد ہوئی کہ وہ لوگ حیثیت ہیں کیوجہ سے ناحق پر تھے مثلاً بت پرست تھے یا ستارہ پرست یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کی پرستش کرتے تھے کیونکہ مذہبی ضلالت کا محاسبہ قیامت پر ڈالا گیا ہے اور صرف ناحق پر ہونے اور کافر ٹھہرانے سے اِس دنیا میں کسی پر عذاب وارد نہین ہو سکتا اُس عذاب کے لئے جہنم اور **دارِ آخرت** بنایا گیا ہے بلکہ کافروں کیلئے یہ دنیا بطور بہشت کے ہے اور **مومن** ہی اکثر اِسمین دکھ اور درد اُٹھاتے ہین الدنیا جنة الکافر وسجن المومن - پس اِسجگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ حالت یہ ہے کہ دنیا جنت الکافر ہے اور مشاہدہ بھی اِسی پر شہادت دے رہا ہے کہ کفار ہریک دنیوی نعمت اور دولت مین سبقت لیگئے ہیں اور قران کریم میں جا بجا اِسی بات کا اظہار ہے کہ کافرون پر ہریک دنیوی نعمت کے دروازے کھولے جاتے ہین تو پھر بعض کافر قومون پر عذاب کیون نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے اُن کو پتھر اور آندھی اور طوفان اور وبا سے کیون ہلاک کیا۔

اِس **سوال** کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کیوجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب آئے نازل ہوئے وہ تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹھٹھے اور ایذا مین حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کی نظر مین اُنکا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کیلئے آپ سامان پیدا کئے تب غضب الٰہی جوش مین آیا اور طرح طرح کے عذابون سے اُنکو ہلاک کیا - اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی

عذاب کا موجب کفر نہین ہی۔ بلکہ شرارت ہی اور تکبر مین حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہی اور ایسا آدمی
خواہ مومن ہی کیون نہ ہو۔ جب ظلم اور ایذا اور تکبر مین حد سے بڑھیگا اور **عظمت الٰہی** کو بھلا دیگا
تو عذاب الٰہی ضرور اسکیطرف متوجہ ہوگا۔ اور جب ایک کافر مسکین صورت رہیگا او اسکو خوف و انکسیر ہوگا
تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لایق ہے مگر عذاب دنیوی اسپر نازل نہین ہوگا۔ پس دنیوی
عذاب کیلئے یہی ایک۔ قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے اور یہی وہ سنت اللہ ہی جسکا ثبوت خدا کی تمام کتابون سے
ملتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ قران کریم مین فرماتا ہے واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا
فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا یعنی جب ہمارا ارادہ اسباب کیطرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے
لوگون کو ہلاک کرین تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگون کو اس طرف متوجہ کرتے ہین کہ وہ اپنی بدکاریون مین
حد اعتدال سے نکل جاتے ہین۔ پس انپر سنت اللہ کا قول ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی ظلمون مین انتہا تک
پہنچ جاتے ہین۔ تب ہم انکو ایک سخت ہلاکت کیساتھ ہلاک کردیتے ہین اور پھر ایک **دوسری آیۃ**
مین فرماتا ہے وما کنا مھلکی القری الا واھلھا ظالمون یعنی ہمنے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر صرف
ایسی حالتمین کہ جب اسکے رہنے والے ظلم پر کمربستہ ہون۔

یاد رہے کہ اگرچہ شرک بھی ایک ظلم بلکہ ظلم عظیم ہے مگر اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے
جو حد سے گذر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائین ورنہ اگر مجرد شرک ہو جسکے ساتھ ایذا اور تکبر اور فساد
منضم نہ ہو اور ایسا تجاوز از حد نہو جو اعظون پر حملہ کرین اور انکے قتل کرنے پر آمادہ ہون یا معصیت پر پورے
طور پر سرنگون ہو کر بالکل خوف خدا دل سے اٹھا دین تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کیلئے وعدہ عذاب آخرت ہے
اور دنیوی عذاب صرف اعتداء اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑھنے کیوقت نازل ہوتا ہی جیسا کہ دوسری آیۃ
میں فرماتا ہے ولقد استھزئ برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب
یعنے پہلے بھی رسولون پر ٹھٹھا کیا گیا پس ہمنے اُن کافرون کو جو ٹھٹھا کرتے ہین مہلت دی پھر جب اپنی ٹھٹھے
مین کمال تک پہنچ گئے تب ہم نے انکو پکڑ لیا اور لوگون نے دیکھ لیا کہ کیونکر ہمارا عقاب اُنپر وارد ہوا اور پھر فرماتا
ہے ومکروا مکرا ومکرنا مکرا وھم لا یشعرون یعنی کافرون نے اسلام کے مٹانیکے لئے ایک مکر کیا
اور ہمنے بھی ایک مکر کیا یعنی یہ کہ انکو اپنی مکاریون مین بڑھنے دیا تا وہ ایسے درجہ شرارت پر پہنچ جائین کہ
جو سنت اللہ کے موافق عذاب نازل ہونیکا وجہ ہے اس مقام مین **شاہ عبد القادر** صاحب کیطرف سے

موضح القران مین سے ایک نوٹ ہی جسکی عبارت ہم بلفظہ درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے - یعنی اُن کے ہلاک ہونیکے اسباب پورے ہوتے تہے جبتک شرارت حد کو نہ پہنچی تبتک ہلاک نہیں ہوئے - تم عبارتہ دیکہو صفحہ ۴۸۵ قران مطبع فتح الکریم - ان تمام آیات سے ثابت ہوا کہ عذاب آلہی جو دنیا مین نازل ہوتا ہے وہ تبہی کسی پر نازل ہوتا ہے کہ جب وہ شرارت اور ظلم اور تکبر اور علو اور غلو مین نہایت کو پہنچ جاتا ہے یہ نہین کہ ایک کافر خوف سے مرا جاتا ہے اور پہر بہی عذاب آلہی کے لئے اُسپر صاعقہ پڑے اور ایک مشرک اندیشہ عذاب سے جان بلب ہو اور پہر بہی اُسپر پتہر برسین - خداوند تعالی نہایت درجہ کا رحیم اور حلیم ہے عذاب کے طور پر صرف اسی کو اس دنیا مین پکڑتا ہے جو اپنے ہاتہہ سے عذاب کا سامان تیار کرے اور جبکہ یہی سنت اللہ ہے اور یہی قانون الہی تو پہر عبد اللہ آتہم کے حالات اس **میزان** مین رکہکر خوب احتیاط سے تولنا چاہئے اور بہت ہشیاری سے وزن کرنا چاہئے کہ ان پندرہ مہینون مین اسکی حالت کیسی ہی کیا کبہی سُنا کہ اِس مدت مین وہ کسی قسم کی بیباکی اور گستاخی اور بدزبانی اسلام کی نسبت ظاہر کرتا رہا - یا تکبر اور شر کی حرکات اِس سے صادر ہوئین یا اُس نے بے ادبی اور توہین کی کتابین تالیف کین اور تحقیر اور توہین کے ساتھ زبان کہولی ہرگز نہین اس عرصہ مین اسلامی توہین کے بارہ مین ایک سطر تک اُس نے شایع نہین کی بلکہ برعکس اسکی اپنی جان کے خوف مین سخت مبتلا ہو گیا اور اسلامی عظمت کو ایسا قبول کیا کہ دوسرے عیسائیون کی نسبت ہمارے پاس کوئی ایسی نظیر نہین - اسنے خوف دکہایا اور ڈرا - اس لیئے خدا تعالی نے اپنی سنت اللہ کے موافق اِس سے وہ معاملہ کیا جو کہ ڈرنیوالے دل سے ہونا چاہئے **یہی شرط الہام** میں بہی درج تہی کیونکہ حق کیطرف جہکنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کے ساتھ قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے - جو لوگ صداقت کا خون کرنے کو تیار ہوتے ہین اور اپنے بخلون کی وجہ سے حق پوشی کیطرف قدم چلاتے ہین انکی زبان بند نہین ہو سکتی اور نہ کبہی بند ہوئی لیکن جو لوگ حیا اور شرم کو استعمال کر کے اِس پیشگوئی کیطرف ایک غور کن دل کے ساتھ نظر ڈالین گے اور تمام واقعات کو آگے رکھ کر پاک اور بے لگاؤ دل کے ساتہہ ایک رائے ظاہر کرینگے - ان کو ماننا پڑے گا کہ پیشگوئی اپنے مضمون کے لحاظ سے پوری ہو گئی - اس نے بلاشبہ وہ آثار دکہائے جو **پہلے موجود** نہین تھے - اور اِس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نکرے کہ جو ہونا تہا وہ سب ہو چکا اور آگے کچہہ نہین کیونکہ آیندہ کے لئے الہام مین یہ بشارتین ہین ونمزق الاعداء کل ممزق یومئذ یفرح المؤمنون ثلة من الاولین وثلة من الآخرین یعنی مخالف فاش شکستون سے پارہ پارہ ہو جائین گے اور اُس دن مومن خوش ہونگے پہلا گروہ بہی اور پچہلا بہی **لیس** یقیناً سمجہو کہ وہ دن آنیوالے ہین کہ وہ سب باتین

پوری ہونگی جو الہی الہام میں آچکین - دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اٹھائیگا اور ہر یک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائیگی - اور یقیناً سمجھئے کہ یہ بھی **ایک فتح** ہے اور آنیوالی فتح کا ایک **مقدمہ** ہے کیا عیسائی اپنی جہالت کہلنے کیوجہ سے ذلیل نہین ہوئے - کیا بعض لوگ مباحثہ کے حامیون اور سرگروہون مین سے اسی میعاد کے اندر **موت** کے پنجہ مین گرفتار نہین ہوئے - کیا بعض اسی میعاد کے اندر سخت بیماریون سے موت تک نہین پہنچے **کیا** ان مین سے مسٹر عبد اللہ آتھم ایسی بلا مین پندرہ ماہ تک گرفتار نہین رہا جو ہر وقت اسکی جان کہاتی تہی جسکی وجہ سے وہ سخت سراسیمہ اور سلسل غمون اور اندوہون مین غرق رہا اور اپنی خوفناک حالت کا ایک عجیب نقشہ اس نے دنیا پر ظاہر کیا اور اب بہی رعب حق نے اسکو **میّت** کیطرح کر رکہا ہے پس کیا اتنی عجیب واقعات کے ساتھہ ابہی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی کیا اسقدر خوف اور دہشت کے قبضہ مین کسی کو کر دینا یہ انسان کا کام ہے کیا کسی کو سخت بیمار کرنا اور کسیکو ہلاک کرنا انسانی افعال مین سے ہے - **کاش** ہمارے مخالف خاص کر ڈاکٹر **مارٹین کلارک صاحب** اس بات کو غور سے سمجہین اور اپنی تار کو جو ہماری طرف بہیجی واپس لین اور ذرہ ایک منٹ کیلئے عقلمندی کو کام مین لا کر سوچین کہ پیشگوئی کے بعد کس **فریق پر** میعاد کے اندر عام مصیبتین اور ذلتین پڑین - کیا وہ انجیل اٹہا کر **قسم** کہا سکتے ہین کہ عیسائیون پر وہ مصیبتین نہیں پڑین جنکا پہلے اس سے نام و نشان نتہا - کیا خدا نے **ہزار لعنت** کی ذلت - موت - بیماری خوف - سراسیمگی یہ سب انپر مسلط کر دیا یا ابہی اسمین کچہہ شک ہے - کیا وہ لا علاج ذلت جس نے تمام دنیا کو دکہا دیا کہ پادریون کا قران کریم پر حملہ کرنا محض حماقت کی وجہ نہا نہ کسی بصیرت علمی سے وہ ایسی ذلت نہین ہے جس سے ہمیشہ کیلئے موہنہ کالا ہے کیا کوئی پادریون مین سے **نور الحق** کے جواب پر قادر ہو سکا اور اگر نہین قادر ہو سکا تو یہ ہزار لعنت کی **ذلّت کا رسّہ** کس کے گلے مین پڑا - ہمارے گلے مین یا ڈاکٹر مارٹن صاحب کے گروہ کے گلے مین - ہم کچہہ نہین کہتے آپ ہی فیصلہ کرین کہ یہ ذلت ہے یا نہین - کیا پادری رائیٹ صاحب کی بیوقت موت نے جو پیشگوئی کے میعاد کے اندر تھی آپکے آنسو جاری نہ کئے - کیا مسٹر عبد اللہ آتھم کی مصیبتون اور خوف زدہ ہو کر شہر بشہر پہرنے پر آپکا دل پگلتا نہ رہا کیا اس حالت مین مسٹر آتہم صاحب جلتے ہوئے تنور مین رہے یا بہشت مین - کوئی کسی مخالف کو جہوٹہا سمجہہ کر تو اس قدر رعب اس کی بات کا دل پر غالب نہین کر سکتا جبتک خدا وہ رعب دل مین نہ ڈالے سو خدا تعالی نے اس خوف کو موت کا قایم مقام بنا کر اپنے قدیم قانون کے موافق جسمانی موت کو دوسرے وقت پر ڈالدیا کیونکہ مسٹر عبد اللہ آتہم نے زہرہ گداز

خوف کے ساتھ اس شرط کو پورا کیا جو الہام میں درج تھی اور موت سے مانع تھی اور اس جگہ یہ بھی بخوبی یاد رہے کہ ہاویہ
میں گرنے کی جو پندرہ ماہ کی میعاد تھی اسی میعاد کے اندر عیسائی فریق کے ہر یک فرد نے ہاویہ میں سے حصہ لیا
ہاں مسٹر عبداللہ آتھم نے اگرچہ ایک ہاویہ تو دیکھ لیا مگر اپنے خیالات کو حق کی عظمت کے نیچے لا کر اور حق کیطرف
رجوع دیکر وہ بڑا حصہ ہاویہ کا جو موت ہی نہیں لیا اور الہامی شرط ایسکے لینے سے مانع آگئی جیسا کہ پندرہ مہینوں کی
میعاد الہام میں درج تھی ویسا ہی یہ شرط بھی جو میعاد کو غیر موثر کرتی ہے الہام میں ہی داخل تھی +

بالآخر ہم یہ بھی لکھنا چاہتے ہیں کہ اسوقت جو ہم اس حاشیہ کو لکھ رہے تھے امرتسر کے عیسائیوں
اور ڈاکٹر کلارک مارٹن کیطرف سے ایک اشتہار پہنچا جو محمد سعید مرتد کیطرف سے شایع کیا گیا ہے اس اشتہار کا دندان شکن
جواب ہمارے اس اشتہار میں آگیا ہے لیکن اسوقت ناظرین کو پادری صاحبوں کی ایک بڑی خیانت اور
خیانت پر مطلع کرتے ہیں جسکی بغیر یہ لوگ اس اشتہار کو لکھ نہیں سکتے تھے اور وہ خیانت یہ ہے کہ ہاویہ اور موت سے
بچنے کیلئے جو شرط ہم نے اپنی الہامی عبارت میں لکھی تھی یعنے یہ کہ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے اس شرط کو عمداً
انہوں نے خیانت اور تحریف کی راہ سے الہامی عبارت میں سے گرا دیا کیونکہ یہ دھڑکا دل میں شروع ہوا کہ یہ شرط تمام
منصوبہ انکا برباد کرتی ہے اور خوب جانتے تھے کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے افعال کے ساتھ اس شرط کی بنا
ڈالی ہے اور افعال کی قید تو صرف ہمنے ظاہر بینوں کے لحاظ سے کی ہے ورنہ جو کچھ باطنی رجوع اور حسنات
کیطرف قدم اٹھانا پوشیدہ طور پر ظہور میں آیا ہوگا اس حالت کو مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کا جی جانتا ہوگا غرض
انہوں نے جو ہماری الہامی شرط کو عمداً اپنے اشتہار سے گرا دیا تو اس مجرمانہ خیانت کے اختیار کرنے سے صاف
طور پر ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی گروہ اس بات کا قایل ہے کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کو ایک ہیبت زدہ
حالت بنانے سے اور اسلامی عظمت کا ایک سخت خوف اپنے دل پر ڈالنے سے اس شرط سے فائدہ اٹھایا اور گو ایک
درجے تک ہاویہ دیکھ لیا اور الہامی الفاظ کو پورا کر دکھایا لیکن اسی شرط کی طفیل سے موت کے دنوں کیلئے
مہلت لیلی۔ ہم اس دعوے میں مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کے دل کو گواہ قرار دیتے ہیں نہ اور کسی کو۔ پس اگر کوئی
انکے حالات پر نظر ڈالنے سے مطمئن نہ ہوسکے اور اندھوں کیطرح اُن کے واقعات سے آنکھیں بند کرے
تو ہم اسکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں کہ اگر وہ ایسی رائے شرارت اور خیانت کی راہ سے نہیں بلکہ نیک دلی سے
رکھتا ہے تو مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو اس معاملے کیلئے مستعد کرے جسکا ہم ذکر کر چکے ہیں جسمیں ان کا کچھ
خرچ نہیں آتا بلکہ ایک ہزار روپیہ مفت ہاتھ آتا ہے جس حالت میں وہ اس عاجز کو جھوٹا یقین کر چکے ہیں تو دو حرف کا

اقرار کرنے مین کونسا انکا خرچ آتا ہے بلکہ ہم خود اطلاعیابی پر امرت سر آنے پر تیار ہین ورنہ بغیر اس تصفیہ کے جو شخص ہماری تکذیب کرے وہ خود کاذب اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہے ہم اسی شخص کے ہاتھ مین روپیہ دینے ہین وہ باضابطہ تحریر ہمکو دیکر جہان چاہے جمع کراوے اور ہم اگر درخواست کے بعد تین ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کراوین تو بیشک کاذب ہین۔ مگر درخواست اس اشتہار کے شایع ہونیکے بعد ایک ہفتہ تک ہمارے پاس آنی چاہیئے تا جو جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو ہم بار بار کہتے ہین اور سچا ہم سچ کہتے ہین کہ مسٹر عبد اللہ آتہم عظمت اسلامی کو قبول کرکے اور حق کیطرف رجوع کر کے بچا ہے اب سارا جہان دیکھ رہا ہے اگر مسٹر عبد اللہ آتہم کے نزدیک ہمارا یہ بیان صحیح نہین ہے تو وہ اس دوسرے جنگ کو بھی قبول کرینگے جبکہ سانچ کو آنچ نہین تو اُن کو مقابلہ سے کیا اندیشہ ہے اور پادری صاحبون نے جو الہامی فقرہ اپنے اشتہار مین سے خیانت کی راہ سے حذف کر دیا ہے اسکا ہمین اس وجہ سے افسوس نہین کہ جبکہ ان کے باپ دادا قدیم سے تحریف کرتے آئے ہین تو وہ بھی فطرتاً تحریف کیلئے مجبور تھے اور ضرور چاہئے تھا کہ تحریف کرین تا اُن کے نقش قدم پر چلین ۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ ✣

نکتہ لطیفہ
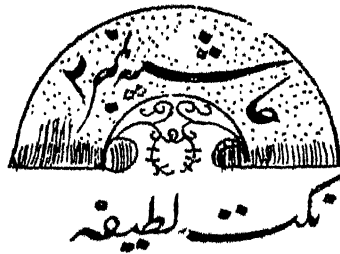
یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیون اور نشانون کو اس طور سے ظہور مین لاتا ہے کہ وہ ایک خاص ایسے طایفہ کے لئے مفید ہون جو اسکے کامون مین تدبر کرنے والے اور سوچنے والے اور اسکی حکمتون اور مصالح کی تہ تک پہنچنے والے اور عقلمند اور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہون اور اس طایفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوء ظن کیطرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شقاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہین وہ نافہمون کے دلون پر حجب ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اُن کو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزؤن کی پیروی کرتے ہین اور ان کو چاہتے ہین اور سوچنے کا مادہ نہین رکھتے اور خدا تعالیٰ کی اِس

فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا خبیث کو طیب کے ساتھہ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانون پر ایسے
پردے ڈالدے جو ناپاک طبع کو پاکون کے ساتھہ شامل ہونیسے روکدین اور پاک طبع لوگون کا ایمان زیادہ
کرین اور علم زیادہ کرین اور معرفت زیادہ کرین - اور صدق اور ثبات مین ترقی دین اور انکی زیرکی اور حقائق
شناسی دنیا پر ظاہر کرین اور آن کو اس کسر شان اور بیعزتی سے محفوظ رکہین جو اِس حالت مین متصور
ہے کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان انکی جماعت مین شامل ہو جائے اور انکے
ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالی کا ارادہ ہوتا ہے جو اسکی جماعت کے آب زلال کے ساتھ کوئی پلیدی مادہ ملنے نہ پاوے
اِس لئے وہ ایسی خصوصیت کے ساتھ اپنے نشانون کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک
طبع لوگ حصہ نہین لے سکتے اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہین اور اپنے
ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہین اور خدا تعالی قادر تہا کہ کوئی ایسا نشان دکہاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی
اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیرون مین مبتلا ہین بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشون کے
مطابق اسکو مشاہدہ کر لیتے مگر درحقیقت نہ کبہی ایسا ہوا اور نہ ہوگا - اور اگر کبہی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج
فطرت اپنی خواہشون کے مطابق نشان دیکہہ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالی تو ایسا نشان دکہلانے پر قادر
تہا اور اس بات پر قدرت رکہتا تہا کہ تمام گردنین اس نشان کیطرف جہک جائین اور ہر یک نوع کی
فطرت اسکو دیکہہ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا مین جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکہتی ہے اور تمام مدار نجات پانیکا
ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہین ہو سکتا تہا بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کہولکر ایمانی انتظام
کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لایق نہ رکہتا کہ وہ خدا تعالی پر ایمان لاکر ثواب پانیکا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات
کا ماننا ثواب کا موجب نہین ہو سکتا اور جب ایک ایسا کھلا کھلا نشان دیکہہ کر تمام نالایق اور پست فطرت
اور سفلی خیال کے آدمی اور بدچلن انسان ایک **ماہو کر** کے جماعت مین داخل ہو جاتے تو ان کا داخل ہونا
پاک جماعت کے لئے ننگ اور عار ہو جاتا اور نیز خلق اللہ کا یک دفعہ رجوع کرنا اور کئی قسم کے فتنے پیدا کرتا
انسانی گورنمنٹون مین بہی ایک تہلکا مچاتا - اِسلئے خدا تعالی کی حکمت اور مصلحت نے ابتدا سے نہین
چاہا کہ نشان نمائی مین عوام کا شور و غوغا ہونے دے اسکی باتین ٹل نہین سکتین اور سب پوری ہوتی ہین اور
ہونگی **مگر ایسے طور سے جو قدیم سے سنت اللہ ہے -**
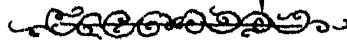
نوٹ خاص جنڈیالہ ہی جہان سے مباحثہ شروع ہوا تہا ڈاکٹر یوحنا جسکو عین مباحثہ مین اہتمام طبع مباحثہ کا سپرد ہوا تہا
اور جو بلحاظ اپنی خدمات کے عیسائیون مین ایک اعلیٰ رکن متصور ہوتا تہا اسپر ہیبت نشان کی پوری [illegible] میعاد مقررہ کے اندر اس جہان سے [illegible]

تنبیہ

ہم محض نصیحتاً للہ تمام مسلمانوں کو مطلع کرتے ہیں کہ اللہ جلشانہ کے فضل اور کرم سے عیسائیوں کے گروہ کے مقابلہ میں
ہمکو فتح نمایاں حاصل ہوئی ہے چنانچہ عیسائیوں کے فریق میں سے مسٹر عبداللہ آتھم جو بحث کیلئے منتخب کئے گئے
تھے انہوں نے اپنے کئی مہینوں کی سرگردانی اور غلبۂ خوف وہم سے ثابت کر دیا کہ حق کی عظمت کو انہوں نے
قبول کر لیا اور جو کچھ اُنکے حال کے آئینہ سے ظاہر ہے بقائم مقام اقرار کے ہے بلکہ ایک صورت میں اقرار سے
بھی واضح تر اور زیادہ تر تسلی کے لائق ہے کیونکہ بعض اوقات اقرار نفاق کیوجہ سے بھی ہوا کرتا ہے کئی یورپ کے
عیسائی لوگ اسلامی ممالک میں نفاق سے اظہار اسلام کر بیٹھے ہیں یا جیسے بعض دنیا پرست اپنی اغراض دنیوی
کے پورا کرنیکے لئے محض نفاق سے بپتسما پاکر ربنا المسیح کہنے لگتے ہیں اور عیسٰی کے بندے کہلاتے ہیں۔
لیکن مصیبت زدہ اور خوفناک حالت کے آئینہ سے جو ظاہر ہو اس میں نفاق کی گنجایش نہیں بلکہ وہ فعلی اور حالی
اقرار ہے پس اسمیں کچھ شک نہیں کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے مصیبت زدہ حالت اور خوفناک صورت کا وہ نمونہ
دکھلایا جس میں مکر کی گنجایش نہیں۔ پھر بعد اسکے **ہمارا ایک ہزار روپیہ** کا اشتہار اُن کے اقرار پر ایک دوسرا
گواہ ناطق ہے اور اب بھی اگر کسی کو اقرار میں شک ہو تو بجز دیوانگی اور تاریکی خیال کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ پھر
ماسوا اسکے یہ بھی نہایت درجہ کی غلطی ہے کہ فریق مخالف میں سے بار بار صرف اس شخص کا ذکر کیا جاتا ہے
جو انہیں سے اُن کے مشورہ اور اتفاق رائے سے بحث کیلئے منتخب کیا گیا تھا اور جو باقی اُس فریق کے
اشخاص ہیں ان لوگوں کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ ہم ایسے لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارے الہام میں
ہاویہ اور ذلت کے وعدہ پر صرف مسٹر عبداللہ آتھم کا نام تھا۔ یا وہ الہام عام طور پر فریق کے لفظ سے ذکر
کیا گیا تھا اگر الہامی الفاظ میں **فریق** کا لفظ ہے تو کیوں فریق کا لفظ صرف عبداللہ آتھم کے وجود میں محدود
کیا جاتا ہے اور کیوں تمام واقعات کو یکجائی نظر سے دیکھا نہیں جاتا۔ کیا مسٹر عبداللہ آتھم نے مستقل طور پر
بغیر کسی فریق قایم ہونے کے آپ ہی بحث کی تھی اور کوئی اُسکا معاون اور سرگروہ نہ تھا اور اگر ایک
فریق مخالف قایم ہو کر اُس فریق کے انتخاب سے مسٹر عبداللہ آتھم بحث کیلئے چُنے گئے تھے تو پھر اُس
فریق کو باوجودیکہ الہامی عبارت میں داخل ہے کیوں باہر رکھا جاتا ہے ہر یک منصف پر لازم ہے کہ الہام کے

نوٹ۔ اب بھی پندرہ ماہ کے بعد جو عیسائیوں کیطرف سے اشتہار نکلا اسکی عبارت یہ ہے مسیحیوں اور محمدیوں کے جنگ مقدس کا نتیجہ
منہ

اصل الفاظ کی پیروی کرے نہ کہ اپنے خیال کے موافق کوئی نیا الہام بناوے سو ہمکو ایسے لوگون پر اہی تعجب آتا ہے کہ جو ناحق بوجہ صرف مسٹر عبداللہ آتھم تک الہامی پیشگوئی کو محدود رکھتے ہین اور فریق کے لفظ کو غور سے نہین دیکھتے اور ایک کامل فتح کو اپنی قلت تدبر او غفلت کی وجہ سے کامل فتح خیال نہین کرتے لیکن صداقت رد نہین ہو سکتی بلکہ ہر ایک لڑائی اور سخت درجہ کے جھگڑے کے بعد بھی اُسکو قبول کرنا ہی پڑیگا - اور کاغذات بحث کے مطالعہ کے بعد بہرحال ماننا پڑے گا کہ عبداللہ آتھم فریق مخالف مین سے **ایک جزو تھا** جسکو بحث کیلئے فریق مخالف کے دوسرے ممبرون نے منتخب کیا کیونکہ اُنہ فریق نے اپنے کام بانٹ لئے تھے اور بحث کیلئے مسٹر عبداللہ آتھم اسیوجہ سے منتخب ہوا تھا کہ اُسکو اکسٹرا اسسٹنٹی کے زمانہ سے عبارت نویسی اور سخن سازی کی مشق بہت ہے +

اب آنکھین کہولو اور اندھے مت بنجاؤ اور غور سے دیکھو کہ کیا ان تمام فریق نے **ہاویہ** اور ذلت کا کچھ مزہ چکھا یا ابتک نے لوث اور بالکل محفوظ ہے اور اگر اس فریق مین سے افراد کثیرہ نے ہاویہ کا مزہ چکھہ لیا ہے تو کیون اس پیشگوئی کی عظمت کے قایل نہین ہوتے - بہلا بتاؤ کہ مزہ چکھنے سے باہر کون رہا - جلدی مت کرو ایک عمیق فکر کے ساتھ سوچو اور زیادہ تر افسوس اُن بعض لوگون پر ہے کہ اس **فتح نمایان** پر اُنہون نے پوری بشاشت ظاہر نہین کی مین ایسے لوگون کو مطلع کرتا ہون کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہین کریگا مگر خبیث القلب لیکن صادق تو ابتلاؤن کیوقت بہی ثابت قدم رہتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا - اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستون کے وجود سے خداتعالی کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اسکے یہ بہی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بہی ساتھہ نہ رہے اور سب چہوڑ چہاڑ کر اپنا اپنا راہ لین تب بہی مجھے کچھہ خوف نہین - مین جانتا ہون کہ خداتعالی میرے ساتھہ ہے اگر مین پیسا جاؤن اور کچلا جاؤن اور ایک ذرے سے بہی حقیر تر ہو جاؤن اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھون تب بہی مین آخر **فتحیاب ہون گا** مجھہ کو کوئی نہین جانتا مگر وہ جو میرے ساتھہ ہے مین ہرگز ضایع نہین ہو سکتا دشمنون کی کوششین عبث ہین اور حاسدون کے منصوبے لاحاصل ہین -

اے نادانو اور اندھو مجھسے پہلے کون صادق ضایع ہوا جو مین ضایع ہو جاؤن گا - کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھہ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کریگا - یقیناً یاد رکھو اور کان کہولکر سنو کہ میری روح ہلاک ہونیوالی روح نہین اور میری سرشت مین ناکامی کا خمیر نہین مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جسکے آگے پہاڑ ہیچ ہین

ہین کسیکی پروا نہین رکہتا مین اکیلا تہا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہین کیا خدا مجہے چہوڑ دیگا کبہی نہین چہوڑے گا
کیا وہ مجہے ضایع کر دیگا کبہی نہین ضائع کریگا۔ دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان
مین فتح دیگا۔ مین اسکے ساتہ وہ میرے ساتہ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہین سکتی اور مجہے اسکی عزت اور
جلال کی قسم ہے کہ مجہے دنیا اور آخرت مین اس سے زیادہ کوئی چیز بہی پیاری نہین کہ اسکے دین کی عظمت
ظاہر ہو اسکا جلال چمکے اور اسکا بول بالا ہو کسی ابتلا سے اسکے فضل کے ساتہ مجہے خوف نہین اگرچہ ایک
ابتلا نہین کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤن کے میدان مین اور دکہون کے جنگل مین مجہے طاقت دیگئی ہے

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من   آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہین چاہتا تو مجہہ سے الگ ہو جائے مجہے کیا معلوم ہے کہ ابہی کون کون
سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہین جنکو مین نے طے کرنا ہے پس جن لوگون کے نازک
پیر ہین وہ کیون میرے ساتہ مصیبت اٹہاتے ہین۔ جو میرے ہین وہ مجہہ سے جدا نہین ہو سکتے
نہ مصیبت سے نہ لوگون کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤن اور آزمایشون سے اور جو میرے نہین
وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہین کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائینگے اور ان کا پچہلا حال ان کے
پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلون سے ڈر سکتے ہین۔ کیا ہم خدا تعالی کے راہ مین ابتلاؤن سے خوفناک
ہو جائینگے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمایش سے جدا ہو سکتے ہین ہرگز نہین ہو سکتے
مگر محض اسکے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہین جدا ہو جائین ان کو وداع کا سلام
لیکن یاد رکہین کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پہر کسیوقت جہکین تو اس جہکنے کی عنداللہ ایسی عزت
نہین ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہین کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے

اکنون ہزار عذر بیاری گناہ را
مرشوے کردہ را نبود زیب دختری

نیم عیسائیون کا ذکر

بعض نام کے مسلمان جنکو نیم عیسائی کہنا چاہئے اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبد اللہ آتہم پندرہ

ماہ تک نہیں مرسکا اور مارے خوشی کے صبر نہ کرسکے آخر اشتہار نکالے اور اپنی عادت کے موافق بہت کچھہ ان میں گند بکا اور اُس ذاتی بخل کیوجہ سے جو میرے ساتھ تھا اسلام پر بھی حملہ کیا کیونکہ میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث میں غایت درجہ میں اُن کے خیال میں کافر تھا یا شیطان تھا یا دجال تھا۔ لیکن بحث تو جناب رسول اللہ صلعم کی صداقت اور قرآن کریم کی فضیلت کے بارہ میں تھی اور صادق کاذب کی یہ تشریح لکھی گئی ہے کہ جو شخص سچے دل سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور قرآن کریم کو اللہ تعالی کا کلام سمجھتا ہے وہ صادق ہے۔ اور جو حضرت مسیح کو خدا جانتا ہے اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکاری ہے وہ کاذب ہے۔ اسی فیصلہ کیلئے الہام پیش کیا گیا تھا لیکن ہمیں آہ کھینچکر کہنا پڑا کہ مخالف مولویوں نے مجھے دروغگو ثابت کرنیکے لئے اللہ اور رسول کی عزت کا ذرہ خیال نہ کیا اور میرا مغلوب ہونا اس بحث میں تسلیم کرلیا اور اس صریح نتیجہ سے کچھہ بھی نہ ڈرے کہ جو مغلوب ہونیکی حالت میں فریق مخالف کے ہاتھہ میں آتا ہے اور جب میاں ثناء اللہ و سعد اللہ و عبد الحق وغیرہ نے عیسائیوں کا غالب ہونا مان لیا تو پھر کیوں یہ لوگ اپنے اشتہاروں میں عیسائیوں کے حال پر افسوس کرتے ہیں کہ اونہوں نے اسلام کی تکذیب کے لئے یہ حجت قرار دی جبکہ بحث اسلام اور عیسائیت کے صدق و کذب کی تھی نہ میرے کسی خاص عقیدہ کی تو نعوذ باللہ اگر میں مغلوب ہوں تو پھر دشمن کے لئے حق پیدا ہو گیا کہ اپنی عیسائیت کے صدق کا دعوی کرے امور بحث پر نظر چاہئے نہ مباحث پر مثلاً اگر ہماری طرف سے ایک بھنگی یا چمار جو دین سے بالکل الگ ہے اسلامی حمایت میں عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرے تو پھر بھی یہ ممکن نہ ہوگا کہ عیسائی فتحیاب ہوں اور خدا تعالی اُسکا بھنگی یا چمار ہونا نہیں دیکھے گا بلکہ اپنے دین کی عزت محفوظ رکھہ لیگا اور کبھی اسلام کو سبکی نہیں دکھلائیگا۔

تمہیں معلوم ہوگا کہ بعض کافر اور بت پرست آنحضرت صلعم سے عہد صلح کرکے دوسری کافروں کے ساتھ لڑتے تھے اور چونکہ اُس حالت میں مؤید اسلام تھے تو دشمنوں پر فتح پاتے تھے سو فرض کرو کہ میں تمہاری نظر میں سب کافروں سے بدتر ہوں اور دوسرے کافر تو خالدین فیہا ابدا کے جہنم میں سزا پائیں گے اور میری سزا تمہاری نظر میں اس سے بھی بڑھکر ہے کیونکہ تم نے میرا نام نہ صرف کافر بلکہ اکفر رکھا مگر تاہم سوچنے کا مقام تھا کہ امور بحث میں ان باتوں کا کچھہ بھی دخل نہ تھا جنکی وجہ سے مجھہ کو آپ لوگ کافر اور اکفر اور دجال کہتے ہیں بلکہ زیر بحث وہی باتیں تھیں جنکے لئے ہر یک مسلمان کو غیرت کرنی چاہئے اور پھر طرفہ تر یہ کہ مجھہ کو

مغلوب اور عیسائیون کو غالب بتلاتے ہیں یہ **ایسا سفید جہوٹ ہے** کہ کسی طرح چہپ نہیں سکتا۔
پیشگوئی کے متعلق عبداللہ آتہم کی نسبت دو پہلو تہے نہ صرف ایک اور خداتعالیٰ نے اُس پہلو کو جو مشکوک
کیا گیا تہا یعنے **موت** کو چہوڑ دیا کیونکہ عبداللہ آتہم کی موت کو کچہہ ایک معمولی بات اور قریب قیاس سمجہا
گیا تہا اور **دوسرا** پہلو حق کیطرف رجوع کرنا تہا اُس پہلو کو خداتعالیٰ نے عبداللہ آتہم کے **افعال** سے
ثابت کر دیا۔ اگر کوئی مولویون میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ **اِس بات** مین سچا اور **حلال زادہ**
ہے تو عبداللہ آتہم کو اِس **حلف** پر آمادہ کرے جو ہم لکہہ چکے ہین اگر عبداللہ آتہم قسم کہالے تو ہم بلا توقف
ہزار روپیہ بلکہ اب **تو دو ہزار روپیہ** باضابطہ تحریر لیکر دینگے - پہر اگر وہ ایک سال تک فوت نہ ہوا تو
جو مولوی لوگ ہمارا نام رکہین سب سچ ہوگا ورنہ اِس تصفیہ سے پہلے جو شخص اِس فتح نمایان کو قبول نہین
کرتا خواہ وہ امرتسری ہے یا غزنوی یا لدہیانوی یا دہلوی یا بٹالوی وہ سراسر ظلم کرتا ہے اور خبردار رہے
کہ خداتعالیٰ کی ظالمون اور کاذبون پر لعنت ہے - جبتک عبداللہ آتہم دو ہزار روپیہ لیکر ایسا دشمن اسلام
نہو سکے اور حضرت مسیح کو خدا سمجہنے کا اقرار نہ کرلے اور پہر اُس پر ایک برس بخیر نہ گذر جاوے ہم کسی طرح کاذب نہین
ٹہر سکتے - ہمین اپنے الہام سے خداتعالیٰ نے جتلا دیا ہے کہ اُس نے عظمت اسلام قبول کرکے اور اسلامی
پیشگوئی کی وجہ سے اپنے پر ہم و غم لیکر شرط الہامی سے فایدہ اُٹہالیا - اب اگر بغیر اِس امتحان کے کوئی
شخص **ہمارا نام کاذب رکہے** اور ہمین مغلوب خیال کرے تو وہ **کاذب** اور مورد لعنت اللہ علی
الکاذبین ہے اور پاک فطرت سے بے نصیب اسکو چاہئے کہ عبداللہ آتہم کے پاس جاکر **ہاتہہ پیر** توڑے
اور بہت خوشامد کرے کہ وہ شرط مذکورہ کی پابندی سے ہزار روپیہ مجہہ سے لیلے - اور اِس قطعی فیصلہ کے
بالمقابل کہڑا ہو جاوے ورنہ میان عبدالحق غزنوی ہو یا میان ثناء اللہ یا سعد اللہ یا غلام رسول یا کوئی اور ہو
خوب یاد رکہین کہ مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیون کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کی راہ سے اُن کا نام
فتح یاب رکہنا یہ حلال زادون کا کام نہین چاہئے کہ اب ہی سمجہ جائین اور یقینا اور غور کرکے دیکہہ لین کہ
اِس بحث مین عیسائی مغلوب ہوئے ہین - اُن کے فریق پر خداتعالیٰ نے ہر طرح سے آفت اور ذلت
ڈالی چنانچہ اِس فریق مین سے ایک پادری صاحب تو فوت ہوگئے اور دو مر مر کے بچے اور بعضون کے
گلے مین ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑ گیا جس رسہ سے وہ اپنی گردنون کو چہوڑا نہ سکے - **اب ایمانا کہو**
فتح کس کی ہوئی اور مباہلہ کا بد اثر کس پر پڑا خداتعالیٰ سے ڈرو اور جہوٹہ نہ جاؤ

وہ تجاوز کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔ توبہ کرتا تو یہ کا پہلو پاؤ غضب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے تو اس پیشگوئی کے بعد **فریق مخالف** کے ہر یک فرد پر قہر نازل کیا موت نازل کی ذلت نازل کی بیماری نازل کی خوف نازل کیا اور پھر بھی کہا جاتا ہے کہ عیسائی غالب رہے ہیں۔ لوگو! ایک دن مرنا ہے یا نہیں بیشک عیسائیوں کی حمایت کرو اور سچ کو چھوڑ دو۔ رب العرش دیکھ رہا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو جو شخص درحقیقت عزت پا گیا تم اسکو ذلیل کر سکتے ہو اے **غزنوی** گروہ کے لوگو! **اے امرتسر** کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو اور اے لدھیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو!!! خوب سوچ لو کہ تم کیا کام کر رہے ہو اور اے غزنویو تم ذرا آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ تمہارا **مباہلہ تم پر ہی پڑا** جھوٹے اشتہاروں سے شرم کرو اور یہ میرا تمام رسالہ غور سے پڑھو تا تمہیں معلوم ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ؞

میاں عبد الحق صاحب غزنوی اور دوسرے غزنوی صاحبوں کی جھوٹی خوشی اور ان کو للہ نصیحت اور اُن کے مباہلہ کا

آخری نتیجہ

ہم نے سنا ہے کہ میاں عبد الحق اور میاں عبد الجبار اور اُن کے گروہ کے آدمی اس بات پر اپنے **خوش تعصب** اور قلت تدبر کی وجہ سے بہت ہی خوش ہو رہے ہیں کہ عبد اللہ آتھم پندرہ مہینہ میں نہیں مرا اور وہ زندہ امرتسر میں آگیا۔ اور ان لوگوں نے عبد اللہ آتھم کی زندگی پر نہ صرف خوشی ہی کی بلکہ انہوں نے اسکو میاں عبد الحق کے مباہلہ کا ایک اثر تصور کیا گویا ان خوش فہموں کے خیال میں اس مباہلہ کا یہ پھیر زوال پڑا ہے۔ سو اول تو ہم اس جھوٹی خوشی اور اثر مباہلہ کی نسبت ان بزرگواروں کو جو ابتک خواب غفلت میں ہیں اور ہنس رہے ہیں یہ دشمن گداز خبر سناتے ہیں کہ ایسا سمجھنا کہ الہام غلط نکلا اور عیسائیوں کو فتح ہوئی اس سے زیادہ کوئی بھی حمق نہیں † اگر آپ لوگ پہلے تحقیق کر لیتے

† **نوٹ** ایک نادان ہندو زادہ نام کا نو مسلم سعد اللہ نام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے

تو آپ کو شرمندگی اور خجالت اب اٹھانی نہ پڑتی۔ اب اے تمام حضرات آپ پر واضح رہے کہ در اصل اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اور اس بالمقابل فریق پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں کوئی موت کے پنجہ میں پہنسا کوئی اسکا ماتم دار بنا۔ کسی نے بیماری کا سخت دکہہ اٹھایا۔ کوئی ذلیل اور خوار ہوا اور کوئی سزاء لعنت کا نشانہ بنا اور کوئی خوف اور دیوانگی اور سراسیمگی میں مبتلا ہوا اور نہ مردوں میں رہا اور نہ زندوں میں اور ایک بھی ہاویہ سے بچ نہ سکا۔ پس افسوس ہے کہ جن لوگوں کو متنبہ کیا تہا

بقیہ حاشیہ

اسقدر اپنی فطرتی شیطنت سے آتی بیرار رہا ہے کہ گویا اسی غم میں مر رہا ہے لدہیانہ سے اپنے ایک اشتہار میں لکہتا ہے کہ اگر اس بحث کے بعد جو عیسائیت اور اسلام کے صدق و کذب کی تحقیق میں کیگئی تہی عیسائی فریق پر مصیبتیں پڑیں تو کیا تمہارے معین کنندوں میں سے مولوی حکیم نور دین صاحب کا ایک شیرخوار بچہ فوت نہیں ہو گیا۔ لیکن اس نادان عدو الدین نے نہیں سمجھا کہ اول تو وہ شیرخوارہ بچہ جو روز ولادت سے ہی بیمار اور ضعیف الخلقت تہا فریق کے لفظ میں داخل نہیں ہو سکتا کیا وہ بہی عیسائیوں کے ساتہہ بحث کرنے گیا تہا کہ تا اسکا فوت ہونا عیسائی مذہب

رؤیا

اِس تحریر کے لکہنے کے بعد مجہہ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکہا کہ اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور انکی گود میں ایک بچہ کہیلتا ہے جو انہیں کا ہے اور وہ بچہ خوشرنگ خوبصورت ہے اور آنکہیں بڑی بڑی ہیں میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں شکل میں طاقت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ نو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا اور نیم جان سا تہا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور یہ میرے دل میں یہ آیت گذری جسکا زبان سے تو یاد نہیں اور وہ یہ ہے ما ننسخ من اٰیة او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے اس عدو الدین کا جواب ہے کیونکہ اس نے عیسائیوں کا حامی بنکر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بہی بیجا اور بے ایمانی سے بہرا ہوا حملہ۔ اور ایک جزو اس خواب کی یہ بہی ہے کہ اس بچہ کے بدن پر کچہہ پہنسی یا ثولول کی مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اسکا علاج جلدی اور ایک اور چیز ہے واللہ اعلم

منہ

کی زندگی سے خوشی ہوئی وہ کیسے بیوقوف ہین اُنہون نے کہان سے اور کس سے سُن لیا کہ الہامی عبارت
نے صرف عبداللہ آتہم کے مرنے کی ہی خبر دی تہی اور کوئی شرط نہ تہی اور صرف موت پر ہی حصر تہا دوسری
کوئی بہی بات نہین تہی - یہ بخل اور تعصب او شتاب کاری کی سزا ہے - جواب ہمارے مخالفون کو ان
جہوٹی خوشیون کی ایسی ندامت اُٹہانی پڑیگی جو مرنے سے بدتر ہے -
اسے حضرات الہام مین تو موت کا ذکر بہی نہین ہان ہماری تشریحی عبارت مین ہاویہ کے لفظ

بقیہ حاشیہ کی صداقت پر دلیل ہو سکے اور دوسرے یہ الہام ہماری طرف سے تہا جو عیسائیون پر یہ آفتین پڑینگی
اور ہم بار بار اور متواتر شرح کر چکے ہین کہ اُس الہام کا مصداق وہ عیسائی ہین جو بحث کیوقت مباحث
یا حامی بحث تہے اور عیسائیون کو تو کوئی الہام نہین ہوا تہا کہ ہماری بیعت کنندون مین سے کسیکا کوئی
شیرخوار بچہ فوت ہو جائیگا - پس جبکہ تفہیم الہی کی رو سے الہام صرف فریق مخالف کے نفوس سے
خاص تہا اور عیسائیون کیطرف سے کوئی الہام نہ تہا اور نہ مباہلہ کے طور پر ہماری طرف سے اپنی لئے بہی بددعا
اور نہ عیسائیون کیطرف سے کوئی بددعا تہی صرف عیسائیون کے بارے مین ایک الہام تہا پس کسی شیرخوارہ
بچہ کا فوت ہو جانا کیا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ عیسائی مذہب کی سچائی ثابت ہوئی - کیا
عیسائیون نے بہی کوئی الہام بتلایا تہا یا بددعا کی تہی بلکہ وہ صرف ہمارا الہام تہا جسکے بارہ مین ہمنے بتلا دیا تہا
کہ عیسائیون کی نسبت ہے اور یہ کہنا کہ بعض مسلمان اس الہام کے بعد عیسائی ہو گئے اس سے بہی عیسائیون
کی صداقت پر ایک دلیل سمجہنا صرف ایک **خباثت** ہے اس سے زیادہ نہین +

اے نادان عدو اللہ اگر اس عرصہ مین دو چار فاسق نام کے مسلمانون مین سے جنکو ہم نے
بدمعاش پا کر اپنی جماعت سے پہلے ہی خارج کر دیا تہا مُردار دنیا کے لئے عیسائی ہو گئے تو ہم تجہے ثبوت دیتے ہین کہ
اس پندرہ مہینہ مین صدہا عیسائی خالصاً للہ مسلمان ہوئے پہر آخری الزام اس ہندو زادہ کا یہ ہے
کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری سخت بیمار ہو گئے تو یہ بہی کچہہ دلیل نہین کیونکہ تم بہی تو اکثر بیمار رہتے ہو تو اسکا
جواب یہ ہے کہ اگر مین اس پندرہ مہینہ مین بیمار رہا تہا تو تمہارے کس بزرگ نے وہ تمام **عربی**
کتابین ان پندرہ مہینون مین تالیف کین جن کے ساتہہ عیسائیون کے لئے پانچہزار روپیہ کا
انعام تہا اور جن کے مقابل پر اگر تمام پادری کوشش کرتے کرتے مر بہی جائین تب بہی انکی نظیر نہیں بنا سکتے

سے جو ہمنے عبداللہ آتھم کی نسبت سمجھا ضرور موت کا لفظ موجود ہے۔ مگر الہام میں یہ شرط بھی تو تھی کہ اس
حالت میں ہاویہ میں گریگا کہ جب حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کر دیا کہ اس نے حق کی
طرف رجوع کیا۔ اور وہ ڈرا اور اسلامی عظمت اُسکے دل میں سما گئی۔ اس لئے اللہ تعالی نے اپنی سنت قدیم
کے موافق عذاب موت اس سے بیباکی کے دنوں تک اٹھا لیا۔ کیا کبھی قرآن کریم آپ لوگوں نے غور سے
پڑھا یا کھانے پینے پر ہی کمر باندھ رکھی ہے۔ کیا یاد نہیں کہ کئی مقام میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ڈرنیوالوں پر
دنیوی عذاب نازل نہیں ہوتا۔ دنیوی عذاب کے لئے صرف کفر ہی کافی نہیں بلکہ شوخی شرارت تکبر استعلاء
اور مومنوں کو آزار دینا اور حد سے بڑھنا ضروری ہے۔ لیکن عبداللہ آتھم نے ان پندرہ مہینوں میں کوئی
شوخی اور تکبر نہیں دکھلایا۔ اسلام کی کوئی توہین نہیں کی۔ اور کوئی تحقیر اور استہزا کا رسالہ نہیں نکالا بلکہ
اپنی مصیبت میں پڑا رہا اور اپنے افعال سے دکھا دیا کہ وہ سخت ڈرا اور اسلامی عظمت ایک چمکتی ہوئی
تلوار کی طرح اسکو نظر آئی۔ اسلئے حق کیطرف رجوع کرنیکی جو شرط تھی اُسنے اُس کو اس قدر حصہ لیا جس نے اس کامل
عذاب میں تاخیر ڈالدی اور یہ تو ظاہر کے خیال سے ہے اور جسقدر اُس نے اپنی اندرونی حالت درست
کی ہوگی اور تضرع کیا ہوگا **وھم یستغفرون** کا مصداق بنا ہوگا۔ یہ علم اسکو ہے یا خدا تعالی کو وہ خدا ہے
رحیم و کریم کسیکا ایک ذرہ عمل بھی ضایع نہیں کرتا اور جبکہ موت سے بچنے کیلئے عبداللہ آتھم کے لئے یہ ایک راہ
موجود تھی اور اسکی پرخوف حالتیں جن حالتوں میں اس نے یہ زمانہ گذارا صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ اس نے
کسیقدر اس راہ کیطرف قدم رکھا اگرچہ وہ قدم کامل ہو یا ناقص اُسکا علم اسکو ہوگا تو پھر کیوں وہ اس قدم کے

بقیہ حاشیہ

اسے عبداللہ جھوٹھ اور افترا سے باز آجا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ ان پندرہ مہینوں میں کیا کیا عجیب
عربی کتابیں میری طرف سے نکلیں اور اس تھوڑے عرصہ میں دس کے قریب تائید اسلام میں میں نے
کتابیں لکھیں جو شایع بھی ہو گئیں کیا یہ بیمار کا کام ہے کرامات الصادقین کس زمانہ میں لکھی گئی سر الخلافہ
کب تالیف ہوئی نور الحق کی دونوں جلدیں کس نے اور کب بنائیں۔ تحفہ بغداد کب شایع ہوا کیا
یہ کتابیں وہی کتابیں نہیں ہیں جو اس پندرہ مہینہ میعاد پیشگوئی کے اندر لکھی گئیں اگر کوئی مولوی مخالف
و مکفر بٹالوی وغیرہ پندرہ برسوں میں بھی ایسی کتابیں بنا کر دکھلا دے تو ہم مان لیں گے کہ ہم اس پندرہ مہینہ
میں بیمار رہے ورنہ اب تو بجز اسکے کچھ نہیں کہ سکتے کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین** ۔ منہ

رکھنے سے اور کسی قدر اصلاح سے فایدہ نہ اُٹھاتا اور خواہ وہ رجوع **ایک ذرہ** کے موافق تہا لیکن تب بہی اُسکا کم سے کم یہ فایدہ ہونا چاہئیے تہا کہ موت کے عذاب مین تاخیر ڈال دے کیونکہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے **ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ** سو اُس نے حسب سنت اللہ اور شرط الہام کے اس رجوع کا فایدہ دیکھہ لیا اب الہام کا کیا قصور ہے کیا الہام مین یہ نہین لکہا تہا کہ ہاویہ مین گریگا لیکن بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے یہ بہی یاد رہے کہ رجوع ایک فعل قلب ہے خلق اللہ کی اطلاع اُسمین ضروری نہین۔ ہان اُسکی حالت شوریدہ پر نظر ڈالنے والے حقیقت تک پہنچ سکتے ہین الغرض خدا تعالی نے اُسکو ہم و غم مین پایا اور اسکو رجوع مین داخل سمجہہ کر شرط قرار دادہ کو پورا کیا اور یہ بات تمام انبیا کے اتفاق سے مسلم ہے کہ ڈرنیوالے پر عذاب دنیا نازل نہین ہوتا۔ بلکہ بیباک اور حد سے بڑہنے والے پر ہوتا ہے اور جنہنے تو تمام کتابین دیکہین اور قران کریم کو اول سے آخر تک پڑہا۔ مگر یہ واقعہ کسی کتاب مین نہ دیکہا کہ کبہی کسی ڈرنیوالے کافر پر پتہر برسے یا کسی ہراسان اور ترسان منکر پر اس کے انکار کی وجہ سے بجلی پڑی بلکہ کفر کی سزا کیلئے دوسرا گہر موجود ہے اس دنیا مین تو شوخون اور منکرون اور موذیون اور ظالمون پر جب وہ حد سے بڑہ جاتے ہین عذاب نازل ہوتا ہے۔ اب آنکہین کہول کر سوچنا چاہئیے کہ باوجود اس سنت قدیمہ اور موجودگی شرط کے کیون عبد اللہ آتہم پر عذاب موت نازل ہو۔ ہان اگر یہ دعوے کرو کہ عبد اللہ آتہم نے ایک ذرہ حق کیطرف رجوع نہین کیا اور نہ ڈرا تو اس وہم کی بیخکنی کے لئے یہ سیدہا اور صاف معیار ہے کہ ہم عبد اللہ آتہم کو **دو ہزار روپیہ نقد** دیتے ہین۔ وہ تین مرتبہ قسم کہا کر یہ اقرار کرے کہ مینے ایک ذرہ بہی اسلام کیطرف رجوع نہین کیا اور نہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت میرے دل مین سمائی بلکہ برابر سخت دل اور دشمن اسلام رہا اور مسیح کو برابر خدا ہی کہتا رہا۔ پہر اگر ہم اُسیوقت بلا توقف دو ہزار روپیہ نہ دین تو ہم پر لعنت اور ہم جہوٹے اور ہمارا الہام جہوٹا۔ اور اگر عبد اللہ آتہم قسم نہ کہائے یا قسم کی سزا میعاد کے اندر نہ دیکہہ لے تو ہم سچے اور **ہمارا الہام سچا**۔ پہر بہی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے اور اس **معیار** کیطرف متوجہ نہ ہو اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ **ولد الحلال** اور نیکذات نہین ہوگا کہ خواہ نخواہ **حق سے روگردان** ہوتا ہے اور اپنی شیطنت سے کوشش کرتا ہے کہ **سچے** جہوٹے ہو جائین۔

اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا کہ ہم دو کلمون کے مول مین خود امرتسر

میں جاکر دو ہزار روپیہ دیتے ہیں مسٹر عبداللہ آتہم اگر درحقیقت مسیح کا دب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ
بھی اس نے اسلامی عظمت کیطرف رجوع نہیں کی تو وہ ضرور بلا توقف عبارت مذکورہ بالا کے موافق اقرار
کریگا کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جھوٹا ہوں اور مسیح کی حفاظت کو اس نے مشاہدہ
کرلیا پھر **اس مقابلہ سے اسکو کیا خوف ہے** کیا پہلے پندرہ مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور
مسٹر عبداللہ آتہم کی حفاظت کرسکتا تھا **اور اب مر گیا ہے** اسلئے نہیں کرسکتا جبکہ عیسائیوں نے اپنے
اشتہار میں یہ کہہ کے **اعلان** دیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتہم کی جان بچائی تو پھر اب بھی **خداوند**
مسیح جان بچائیگا۔ کونسی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹر عبداللہ آتہم
کو کچھ شک اور تردد پیدا ہو جائے اور پہلے وہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت یقین چاہئے کیونکہ اسکی خداوندی
اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز **ہمارے جھوٹھ کا تجربہ**۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبداللہ آتہم اپنے دل
میں خوب جانتا ہے کہ یہ باتیں سب جھوٹ ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا جو **خود مر چکا** وہ کس کو بچا سکتا ہو اور جو مر گیا
وہ قادر کیونکر ٹھہرا خداوند کیسا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اسکو بچایا اگر اب نادان عیسائیوں
کی تحریک سے بیباک ہو جائیگا تو پھر اس کامل خدا کیطرف سے بیباکی کا مزہ چکھیگا۔ غرض اب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف
راہ بتادی اور جھوٹے سچے کیلئے ایک معیار پیش کردیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد
کی راہ سے بکواس کریگا اور اپنی شرارت سے بار بار کہیگا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم اور حیا کو کام نہیں لائیگا
اور بغیر اسکے جو ہمارے اس فیصلہ کا **انصاف** کی رو سے جواب دے سکے انکار اور **زبان درازی**
سے باز نہیں آئیگا اور ہماری **فتح** کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاویگا کہ اسکو **ولد الحرام بننے کا**
شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے
اور عیسائیوں کو غالب اور فتحیاب قرار دیتا ہے تو میری اس **حجت** کو واقعی طور پر دفع کرے جو میں نے
پیش کی ہے پس اسپر **کھانا پینا** حرام ہے اگر وہ اس **اشتہار** کو پڑھے اور مسٹر عبداللہ آتہم کے پاس نہ جائے
اور اگر خداوند تعالی کے خوف سے نہیں تو اس گندے تعصب کے خوف سے بہت زور لگاوے کہ تا وہ کلمات
مذکورہ کا اقرار کردے اور تین ہزار روپیہ سے لے اور یہ کارروائی کردکھاوے پھر اگر عبداللہ آتہم میعاد قرار دادہ سے
بچ جائے تو بیشک تمام دنیا میں مشہور کردے کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی ورنہ **حرامزادہ** کی یہی نشانی ہے
کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے اور ظلم اور ناانصافی کی راہوں سے پیار کرتا رہے اگر کسی کو ایسا ہی اسلام سے بغض

اور عیسائیت کیطرف میل ہے اور بہر صورت عیسائیون کو فتیاب بنانا چاہتا ہے تو اب اس راہ کے سوا
اور تمام راہین بند ہین نہ ہم کسی کو ولد الحرام کہتے نہ حرامزادہ نام رکھتے بلکہ جو شخص ایسے سیدھے اور صاف فیصلہ
کو چھوڑکر زبان درازی سے باز نہین رہیگا وہ آپ یہ تمام نام اپنے لئے اختیار کریگا خدا تعالی جانتا ہے
کہ **بیشک** اسلام کی فتح ہوئی اور دین **محمدی** ہی غالب رہا اور عیسائی ذلیل ہوئے اور جو شخص
اس فتح کو نہین مانتا چاہئے کہ وہ اس طریق اور فیصلہ کی راہ سے ہمکو ملزم کرے اور اس فیصلہ کی راہ سے
ہمکو جھوٹا اور مغلوب قرار دے ورنہ بجز اسکے کیا کہین **کیک خطا دو خطا سوم مادر بخطا**۔

اور ان مخالفون کی عقل پر تعجب ہے کہ عبد اللہ آتھم کے ساتھ دوسرے لوگ جو فریق مخالف
مین داخل تھے اور فریق کے اس لفظ مین شامل تھے جو پیشین گوئی مین تھا انکے حالات پر کچھ بھی نظر
نہین کرتے کہ ان پر بھی کوئی ذلت آئی یا نہین کیا پادری رائٹ نہین مرا۔ کیا دو معاون مر کے نہین بچے
کیا پادری عماد الدین کے گلے مین ہزار **لعنت کا رسہ نہین پڑا** جسکو کوئی جھوٹا منجی اوتار نہین سکتا کیا اسکا
علم عربی سے بے بہرہ اور جاہل ہونا ثابت نہین ہوا کیا اس ثبوت سے اسکی مصنوعی عزت ملک مین نہ ملگئی
بیشک وہ نہایت ذلیل ہوا اور اسکا کچھ باقی نہ رہا اور اسکی علمی آبرو **نجاست** کے بودار گڑھے مین
جا پڑی۔ اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا تو اس ذلت کیوجہ سے کچھ کھا پی کر مرجاتا۔ **حیف ہے** تمہاری ایمان اور سمجھ اور
دینداری پر کہ **ایسی سچی پیشگوئی** کی تمنے تکذیب کی کیا ایک دن مروگے یا نہین یا ہمیشہ کے جینے
کی خبر آگئی ہے ..... یہ تو اس پیشگوئی کے متعلق بیان ہے جو عیسائیون کے مقابل پر کی گئی تھی جسکو
خدا تعالی نے حسب المراد پورا کیا۔ لیکن اکثر لوگ دریافت کیا کرتے ہین کہ جو **عبد الحق غزنوی** کے ساتھ مباہلہ
ہوا تھا اسکا کیا اثر ہوا اور کس فریق کو ذلت ہوئی تو اسکے جواب مین ہم بدیہی وجوہات کے ساتھ ہر ایک پر ظاہر
کرتے ہین کہ عبد الحق اور اسکے گروہ کی **ذلت ہوئی** کیونکہ اس مباہلہ کے بعد ہر ایک ایسا امر پیدا ہوا کہ جو ہماری عزت
کا موجب اور انکی ذلت کا موجب تھا۔

(۱) **ایک** انہین سے یہ کہ ہمارے لئے **کسوف خسوف** کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی
اسکو دیکھکر ہماری جماعت مین داخل ہوئے اور اس کسوف خسوف سے ہمکو خوشی پہنچی اور **مخالفون** کو ذلت
کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہین کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعوے کر رہے ہین کسوف
خسوف ہو جائے اور بلاد **عرب** مین اسکا نام و نشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک انکے

دل دُکہے ہونگے اور اسمین اپنی ذلت دیکہتے ہونگے۔۔

(۲) **دوئم** جب ہم مباہلہ کے لئے گئے تو ہمارا لڑکا بیٹا سخت بیمار تہا اور ایک سخت بیماری دامنگیر تہی ہمنے کچہہ بہی اسکی پرواہ نہ کی اور اسی حالتمین سفر کیا مگر خدا تعالی نے مباہلہ کے بعد ہی اسکو شفا بخشدی۔۔ کیا وہ قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ یہ شفا انکی مراد کے موافق ہوئی۔

(۳) **سوئم**۔ یہ بات بہی ظاہر ہے کہ ہمنے اسی پندرہ مہینہ کے اندر تمام **مکفر** مولویون کو انکی مولویت پر کہنے کی غرض سے بالمقابل **عربی رسایل** بنانے کے لئے مخاطب کیا تہا تا وہ ذلیل ہون پس خدا تعالی نے آپ مدد دیکر اسمین ہمین کامیاب کیا اور پادریون کیطرح رسالہ نور الحق اور کرامات الصادقین اور سر الخلافہ کے مقابلہ سے وہ عاجز رہ گئے اور ایسی ذلت ان کو پہنچی کہ کچہہ بہی مولویت کا **نام و نشان باقی نہ رہا**۔ ہم نے صاف طور پر لکہا تہا کہ اگر ان رسایل کا مقابلہ کر دکہا دین تو **چہہ ہزار ستائیس روپیہ** کا انعام پاوین اور الہام کو جہوٹا ثابت کرین اور ہزار لعنت سے بچین۔ اب اے مولوی عبد الحق مکفر المسلمین **سچ بتا** کہ آپنے کونسا بالمقابل رسالہ بنایا اور اگر نہین لکہا تو سچ کہو کہ ذلت کس کو پہنچی **ہم کو یا تم کو**

(۴) **چوتھی**۔ یہ بڑی بہاری ذلت ہے جو آپ کو نصیب ہوئی اور یہ پیشگوئی سچی نکلی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین۔ ان چار ذلتون اور رسوائیون اور ان باتون کو جو اخیر مین ہمنے اپنی نسبت لکہی ہین کسی منصف کے سامنے پیش کرو۔ اگر وہ قسم کہا کر کہدے کہ اس سے تمہاری عزت قایم ہوئی ہے اور کوئی داغ نہین لگا تو ہم قسماً کہتے ہین کہ ہم پانسو روپیہ تم کو انعام دینگے۔ چنانچہ ہم **شیخ محمد حسین** بٹالوی کو ہی منصف قرار دیتے ہین اور انکے پاس ہی یہ روپیہ باضابطہ تحریر لیکر جمع کرا سکتے ہین صرف اتنا ہوگا کہ وہ کہڑا ہو کر **تین مرتبہ** یہ تقریر کرے کہ **یہ تمام وجوہ جو ذلت کے بیان کیگئی ہیں یہ بالکل صحیح نہیں ہیں** اور ان باتون سے جو بعد مباہلہ ظاہر ہوئین عبد الحق اور اسکے گروہ کی ذلت نہین۔ بلکہ عزت ہوئی۔ اور اگر مین جہوٹ کہتا ہون تو اسے قادر خدا اسکا عذاب میرے پر میری آنکہون پر میرے جسم پر میری عزت پر میری اولاد پر بہت جلد سال کے اندر وارد کر **اور ہم لوگ** ہر ایک اقرار پر آمین کہین گے۔ تب اسی وقت پانسو روپیہ شیخ محمد حسین کی ضمانت پر انکو دیدیا جائیگا اگر سال کے اندر شیخ محمد حسین بٹالوی ان بلاؤن سے بچ گئے تو وہ روپیہ انکی ملک ہوجائیگا۔ اگر آپ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کرین اور بدگوئی سے باز نہ آدین تو **جائے شرم ہے**۔ اور یاد رہے کہ مباہلہ کی ایکسال کے اندر ہی خدا تعالی نے برکت پر برکت ہمپر نازل کی۔ اسکی خاص

حاشیہ۔ سلف کی سنت قدیمہ سے ثابت ہے کہ مباہلہ کی غایت میعاد ایکسال تک ہوتی ہے سو ہم بدیہی ثبوت اپنے پاس رکھتے ہین کہ جن برکات کو ہمنے اپنی نسبت لکہا تہا وہ ایکسال کے اندر ہی ہم پر نازل ہوئین اور میان عبد الحق کا حال جب ایکسال انکو [illegible] اور گردشون مین گذرا تو سال کے بعد یہ جہوٹی [illegible] پر مرنے کے بیٹا بنانا چاہا کہ آتہم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک نہین مرا یہی مباہلہ کا اثر ہے مگر بد قسمتی سے اس نے بہی جہوٹا نکلا — منہ

توفیق اور تائید پر عمدہ عمدہ کتابین تالیف ہوئین - صدہا معارف و دقایق قرآنی کہلے اور کتابون کے چھپنے اور
ہماری سلسلہ کی کارروائیون کے لئے ہزارہا روپیہ آیا - اور ہزارہا نیک لوگ جان و مال فدا کرنیوالے
ہماری جماعت مین داخل ہوئے - پس لازم ہوگا کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتون کو جمع کرکے
ان کا انکار کرین -

اے غزنوی لوگو بہتر تو یہ ہے کہ باز آجاؤ اور خدا تعالی سے ڈرو اور اس سے لڑائی مت کرو
جس چراغ کو وہ آپ ہی روشن کرے تم اسکو بجھا نہین سکتے - پس **فولادی قلعہ** کے ساتھ ٹکرین مت مارو
کہ تمہاری ٹکرون سے قلعہ ہرگز نہین ٹوٹے گا - آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے سر ہی پاش پاش ہوجائینگے
کیا تمہین ذرا خوف نہین کہ مسلمانون کو کافر بناتے **اور کلمہ گوؤن کا بے ایمان** نام رکہتے ہو - بتلاؤ
کہ عملی حالت مین ہم اور تم مین کیا فرق ہے - کیا ہم کوئی شرک کا کام کرتے ہین - کیا نمازون کو چہوڑ دیا
یا روزہ اور دیگر ارکان اسلام سے منکر ہوگئے ہین یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا ہے اور کچہہ تو بتلاؤ
کہ عملی حالت اور اسلام کے ضروری عقاید مین ہم مین اور تم مین کیا فرق ہے - ہان اگر مسیح کی وفات کے عقیدہ
کیوجہ سے ہمین کافر کہا جاتا ہے تو **امام مالک** کو بھی کافر بناؤ کہ اُن کا عقیدہ یہی تہا جس سے
رجوع ثابت✲ نہین - اور **امام بخاری** کا بھی یہی عقیدہ تہا اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو کیون وہ آیت **فلما
توفیتنی** کی شرح کے وقت تائید حدیث کیلئے **ابن عباس** کا یہ قول لاتا **متوفیک ممیتک**
پس اس حساب سے امام بخاری بھی کافر ہوئے اور یہی عقیدہ **ابن قیم** نے مدارج السالکین مین ظاہر کیا ہے
پس بقول تمہارے ابن قیم بھی کافر ہے اور **معتزلہ** کا بھی عقیدہ ہے پس وہ تمام لوگ کافر ٹہرے لیکن اگر اس وجہ سے کافر کہا
جاتا ہے کہ ہم **ملایک** کا ایسا نزول نہین مانتے جس سے آسمان خالی ہوجائین بلکہ قدرت قادر سے
ایک وجود اُن کا آسمان مین بنا رہتا ہے اور ایک وجود خلق جدید کی طرح زمین مین ظاہر ہوتا ہے انسان کی
شکل پر یا کسی اور شکل پر سو اس بنا پر آپ کو بہت سی اکابر علماء کو کافر بنانا پڑیگا - اور یہی مذہب **مدارج النبوت**
مین **شیخ عبد الحق** صاحب دہلوی نے بیان کیا ہے اور آسمانون کے خالی ہونیکا آپ لوگون کے
پاس کوئی ثبوت نہین صرف **اتفاقی تحکم ہے** اور بڑے بڑے مفاسد اس سے پیش آتے ہین اور بہت
سی حدیثون اور آیتون سے انکار کرنا پڑتا ہے - پس یہ کیون نہ کہین کہ وہ بطور خارق عادت زمین پر بھی
نازل ہوجاتے ہین اور **نزول** بھی ہوتا ہے اور **صعود** بھی اور با این ہمہ آسمان پر بھی موجود ہیں ان اللہ علی کل شیء قدیر

✲ نوٹ مجمع البحار مین جو ایک معتبر الحدیث کی کتاب ہے لکہا ہے وقال مالک مات عیسی - مالک کہتا ہے کہ عیسی مرگیا ہے
اور بیان مفصل اسکا ہمارے رسالہ اتمام الحجہ مین درج ہے منہ

اور اگر یہ اعتراض ہے کہ نبوت کا دعوے کیا ہے اور وہ کلمہ کفر ہے تو بجز اسکے کیا کہین کہ **لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین** - اور اگر اعتراض ہے کہ کسی نبی کی **توہین** کی ہے - اور وہ کلمہ کفر ہے تو اسکا جواب یہی یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین - اور ہم سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور تعظیم سے دیکھتے ہین بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپان ہین وہ بہ نیت توہین نہین بلکہ بتائید توحید ہین **وانما الاعمال بالنیات** - اور تمہارے جیسے عقل والون نے صاحب تقویت الایمان کو بھی اِسی خیال سے کافر کہا تھا کہ بعض کلمات ان کو اِس کتاب مین ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیا کی توہین کرتا ہے اور چورون چمارون کو اِن کے برابر جانتا ہے - ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا کہ - **انما الاعمال بالنیات** یہی بخاری کی پہلی حدیث ہے - اگر یہی آپ لوگون کو یاد نہ رہی تو کیا یاد ہوگا اور اگر وجہ کفر یہ سمجھی گئی ہے کہ ہمنے نجوم کو عالم ارضی مین باذنہ تعالی موثر سمجھا ہے تو حیف ہے آپ کے ایسے خیال پر - ہم ہر ایک چیز کی خاصیت کے قایل ہین یہان تک کہ مکھی کے بھی لیکن باذن اللہ تعالے اور بغیر اسکے اذن کے ہم کسی چیز کو کچھ چیز نہین سمجھتے اور تاثیر نجوم کا **شاہ ولی اللہ** صاحب کو بھی اقرار ہے دیکھو حجۃ اللہ البالغہ اور فیوض الحرمین پھر تعجب کہ اب تک ان کو کیون کافر نہین ٹھہرایا گیا - درحقیقت **افغان بڑے ہی بہادر** ہوتے ہین خدا تعالی کے ساتھ بھی لڑنے سے نہین ڈرتے عجیب بات ہے کہ خدا تعالی تو فرماتا ہے کہ جو السلام علیکم کہے اسکو کافر مت کہو اور پھر افغان ان لوگون کو کافر ٹھہراتے ہین جو دن رات اسلام کے لئے جان دینے کو تیار ہین - خیر مرنیکے بعد یہ سب فیصلے ہو جائینگے خدا تعالے ہمارے دلون کو دیکھ رہا ہے بجز اسکے کیا کہین کہ ہم وہ لوگ ہین جنکا مقولہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ امنا باللہ وملٰئکتہ ورسلہ وکتبہ والجنۃ والنار والبعث بعد الموت وآثرنا القرآن کتابا ومحمدا صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ولا ندعی النبوۃ ولا ندعی نسخ القرآن بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونشہد انہ خاتم النبیین وخیر المرسلین وشفیع المذنبین ونشہد ان الحق کلہ فی القرآن وحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکل بدعت فی النار وانا مسلمون واللہ یعلم

ما فی قلوبنا علیہ توکلنا والیہ انیب - والحمد للہ اولا

واخرا وظاہرا وباطنا ربنا ورب العلمین ٭

تتمہ اشتہار مباہلہ میان عبد الحق غزنوی
امرتسری

اسوقت مناسب معلوم ہوا کہ عبد الحق غزنوی کے اشتہار اثر مباہلہ کے بعض اقوال کا بطور قال و اقول جواب دیا جاوے **قولہ** کیون مرزاجی مباہلہ کی لعنت اچہی طرح پر پڑگئی یا کچہہ فرق ہے منہ کالا ہوا یا کچہہ فرق ہے الخ **اقول** - اے حضرت ابتو ہمنے اپنے اشتہار مین بہت ہی صفائی سے اور کہول کر لکہدیا کہ لعنت کس پر پڑی اور منہ کس کا کالا ہوا یہ تو ظاہر ہے کہ جہوٹے پر ہی ہمیشہ لعنت ہوتی ہے اب آنکہہ کہول کر دیکہین کہ جہوٹہا کون ہے ؟ آپ کا ابتک خیال ہے کہ عیسائی فتحیاب ہوئے لیکن ہم ثابت کر چکے ہین کہ فتح اسلام کی رہی - اس قدر تو آپنے بچشم خود دیکہہ لیا کہ ہمارے مخالف عیسایون کا جو فریق شریک بحث تہا یعنی معاون تہا یا مشورہ مین داخل تہا یا سرگروہ تہا انپر طرح طرح کے وبال آئے وہ سب اس جنگ مقدس مین اپنی اپنی سزا کو پہنچے بعض اس جنگ مین مارے گئے بعض زخمی ہوئے اور بعض ہزار لعنت کے رسہ مین گرفتار ہوئے اور بعض بہاگ کر اسلامی عظمت کے جہنڈے مین پناہ گزین ہوگئے یہ سب کچہہ پندرہ مہینہ مین ہی ہوا یہ وہ لوگ ہین جو عیسایون کے تحریری اور تقریری اقرار سے فریق مخالف مین داخل ہین اور جو لوگ ان مین سے مر گئے یا مر کے بچے یا ہزار لعنت کے رسہ مین گرفتار ہوئے یہ سب وہی ہین جنہون نے آتہم صاحب کو اپنے گروہ مین سے بحث کیلئے منتخب کیا تہا اور اُسکی معاون اور فریق کے لفظ مین داخل تہے اور اگر یہ خیال ہے کہ اگرچہ اور معاون کار اور حامی بحث موت اور دکہہ اور ذلت مین مبتلا ہوئے مگر آتہم صاحب کیون نہ مرے تو اسکا یہی جواب ہے کہ الہامی شرط کی وجہ سے اُسکی موت مین تاخیر ہوگئی اسکے دل نے عظمت اسلام کو اُس خوف کے وقت مین قبول کر لیا اِسلئے الہامی شرط سے فایدہ لینا اُن کا حق ہوگیا کیا کسی عبارت مین یہ لکہا ہے کہ الہامی شرط منسوخ ہوگئی یا وہ قابل اعتبار نہ رہی جب ایک مرتبہ شرط قایم ہو چکی تو اسکا عام عبارتون مین لحاظ نہ رکہنا ایک گدہے کا کام ہے نہ انسان کا - ہمنے حق کیطرف رجوع دلانے کے لئے اور حق کی فتح ظاہر کرنیکی غرض سے اور پوشیدہ حقیقت کو کہولنے کے ارادہ سے ایک نہایت صاف بات کہدی کہ

اگر آتھم صاحب نے اُن خوف کے دنون مین عظمت اسلام کو قبول نہین کیا اور ہمارا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ قبول کر لیا ہے
تو وہ ہمسے دو ہزار روپیہ بلکہ تین ہزار روپیہ لیوین اور یہی اقرار کر دین کہ مین اُن خوف کے دنون مین عیسیٰ کو خدا جاننے
مین پکا رہا اور عظمت اسلام کو قبول نہ کیا اور نہ اسلامی پیشگوئی کو ایک دن بھی سچا سمجھا لیکن اگر اقرار نہ کرین
یا اقرار کے بعد مدت مقررہ مین اِس دنیا سے گذر جائین تو ہماری کامل فتح ہے ‡ ۔

‡ حاشیہ اگر اس جگہ کوئی نادان عیسائی سوال کرے کہ اب یہ مباحثہ درست نہین کیونکہ ممکن ہو کہ ابھی دفعۃً مسٹر عبداللہ آتھم
اتفاقی طور پر مر ہی جائے تو اِس کے جواب مین ہم اس سے پوچھتے ہین کہ مارنیوالا کون ہوگا
کیا اُن کا خداوند مسیح یا کوئی اور یا خود بخود بغیر کسی کے مارنے کے مر جائیگا پس اگر درحقیقت انکے
مصنوعی خداوند مسیح کے ہاتھ مین ہی موت اور حیات ہے تو وہ ایسا کیون کرنے لگا کہ عبداللہ آتھم
کو مار کر اپنے تمام پرستارون کا جھوٹا ہونا ثابت کرے کیا وہ جو اپنے اختیار اور اقتدار سے مُردون
کو زندہ کرتا تھا اور بقول تمہارے زمین و آسمان کا خالق ہے وہ ایک اور برس مسٹر عبداللہ آتھم
کو زندہ نہین رکھ سکتا۔ بہتیرے سو سو برس زندہ رہتے ہین مگر عبداللہ آتھم کے جیسا کہ نور افشان
مین لکھا گیا ہے صرف ابتک ۶۴ برس کی عمر ہے جو میری عمر سے صرف چھ سات برس ہی
زیادہ ہے ہان اگر مسیح کی قدرت پر اب بھروسا نہین رہا اور پہلے بھروسا تھا اور یا اب وہ مر گیا
ہے اور پہلے زندہ تھا تو اسکا صاف اقرار کرنا چاہیئے تا ہم سال کی مدت مین کچھ تخفیف کر دین
کیا اشتہار مین نہین لکھا کہ مسٹر آتھم خداوند مسیح کے فضل اور قدرت سے بچ گیا تو اب عین موقعہ ہے
جو جھوٹے اور سچے کے لئے آخری **فیصلہ** ہے وہ خداوند مسیح کیون فضل نہین کریگا اور
اب اسکی قدرت اور فضل کو کون چھین لیجائے گا۔ اور جس حالت مین ہم اپنے سچے اور کامل خدا
پر توکل کر کے کہتے ہین کہ ہم بغیر الٰہی کام پورا کرنے کے مر ہی نہین سکتے اور اگرچہ عمر ۶۰ ساٹھ
تک پہنچ گئی لیکن ہم اسکے فضل سے جئین گے جبتک دینی خدمت کا کام پورا نہ کر لین تو پھر
اگر عبداللہ آتھم موت سے ڈر کر قسم کھانے سے گریز کرے تو صاف طور پر ثابت ہوگا کہ اسکو اس مصنوعی
خدا پر ایمان نہین جس کے فضل کا ذکر **اشتہار** مین کیا ہو مرنے کا قانون قدرت ہر ایک
کے لئے مساوی ہے جیسا آتھم صاحب کے نیچے ہے ہم بھی اس سے باہر نہین اور جیسا کہ اِس

اب خوب غور کر کے دیکھو کہ مباہلہ کی لعنت کس پر پڑی منہ کالا کس کا ہوا آپ کا یا کسی اور کا۔ اور اگر یہ کہو کہ اگرچہ آتہم صاحب کے باقی فریق پر موت ذلت دکھ نازل ہو گئے مگر آتہم کی نسبت ابھی پورا فیصلہ نہیں ہوا تو خیر اسیقدر بالفعل مان لو کہ لعنت کے چار حصوں میں سے تین حصے تو آپ پر پڑ گئے اور ایک حصہ ابھی کامل طور پر ظہور میں نہیں آیا آتہم اگرچہ پندرہ مہینہ تک ہم اور غم کے ہاویہ میں تو رہا مگر ابھی چونکہ پورا ہاویہ نہیں دیکھا اسلئے ہم اسکو حساب میں سے صرف آدھی لعنت آپ پر پڑی لیکن غور سے دیکھو تو یہ بھی ساری ہی پڑ گئی کیونکہ اس فیصلہ کے بعد جو اول ہمنے ایکہزار روپیہ اور پھر دو ہزار بلا توقف دینا قبول کیا مگر آتہم صاحب نے اس طرف رخ نکیا تو صاف طور پر کھل گیا کہ آتہم صاحب اپنے بیان میں جھوٹے ہیں اور ظاہر ہو گیا کہ درحقیقت آتہم صاحب نے خوف کے دنوں میں در پردہ اسلام کیطرف رجوع کیا تھا پس اس سے بتمامتر صفائی ثابت ہے کہ ہماری **فتح ہوئی** اور دین اسلام غالب رہا پھر بھی اگر کوئی عیسائیوں کی فتح کا گیت گاتا ہے تو اسے اللہ تعالے کی قسم ہے کہ آتہم کو قسم کہانے پر مستعد کرے اور ہم سے تین ہزار روپیہ لا دے اور میعاد گذرنے کے بعد ہمکو بیشک لعنتی منہ کالا دجال کہے اگر ہمنے انہیں افترا کیا ہے تو بیشک ہمارے آگے آجائیگا اور ہماری ذلت ظاہر ہو گی لیکن اسے میاں عبد الحق اگر اس تقریر کو سنکر چپ ہو جاؤ تو بتلا کہ سچی لعنت کس پر پڑی اور واقعی طور پر منہ کس کا کالا ہوا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں اور اس پیشگوئی کو جھوٹی سمجھتے ہیں دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کیلئے اٹھ کھڑے ہوں پس اگر انکے کہنے سے آتہم نے قسم کہالی اور میعاد مقررہ تک بچ گیا تو بیشک ہمارا ہی منہ کالا ہوا اور ہم ہی لعنتی ٹھہرے اور ساری الہام ہماری جھوٹے ہوئے لیکن اگر اس نے قسم کہانیسے گریز کی تو بتلاؤ آپ کا منہ پورے طور پر کالا ہوگا یا نہیں اگرچہ باقی فریق کے لحاظ سے تین حصے آپکے منہ کے تو ابھی کالے ہو چکے لیکن اب تھوڑا سا ٹکڑہ منہ کا بھی ضرور کالا ہوگا۔ دیکھو ہمنے بلا توقف دو ہزار تک دینا کیا اس سے زیادہ ہم کیا کریں اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ کیلئے سعی کرتا ہے اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے افسوس کہ ان لوگوں

عالم کون و فساد کے اسباب انکی زندگی پر اثر کر رہے ہیں ویسا ہی ہماری زندگی پر بھی موثر ہیں اور ہم حلفاً کہتے ہیں اور زور سے کہتے ہیں کہ اگر آتہم صاحب قسم کہا لیں تو ہمارا سچا خدا ایکسال تک انکو موت دیگا اور ہمیں موت سے بچائے گا اگر اس مصنوعی خدا پر بھروسہ ہے جو مریم کے پیٹ سے نکلا تو سب ملکر اس سے **دعا کرو** تا اس مباہلہ کے بعد مسٹر آتہم صاحب ایکسال تک جیتے رہیں اور اگر قسم کہانے سے انہوں نے اعراض کیا تو ہماری فتحیابی پر **مہر لگا دینگے** زیادہ کیا لکہیں والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ منہ

کو یہ بھی خیال نہ آیا کہ اگر خدا تعالی نے ہمارا منہ کالا کرنا تھا تو کیا یہی طریق تھا کہ ایسی بحث میں منہ کالا کیا جاتا جو ہماری ذاتی دعاوی سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتی تھی بلکہ صرف یہ بحث تھی کہ اسلام سچا ہے یا عیسائیت۔ اور قرآن کریم اور آنحضرت صلعم حق پر ہیں یا عیسائیوں کی تعلیم اور عیسیٰ کو خدا بنانا۔ افسوس کہ ان لوگوں کو یہ بھی خیال نہ آیا کہ ایسا مغلوب ہونے میں تو دین کی سبکی ہوتی ہے اور اس بحث طلب کی طرف خیال جا کر خود اسلام پر بھاری دھوکی ہے مگر انہوں نے میری بخل سے اسلام کی بھی پرواہ نہ رکھی اب آپ لوگ سمجھ جائینگے کہ لعنت کس پر پڑی بلاشبہ آپ پر پڑی اے میاں عبد الحق۔ اسکے سوا اور لعنتیں بھی جو ہم ذکر کر چکے ہیں کچھ تھوڑی نہیں ہیں پس سچ تو یہ ہے کہ آپ کا منہ تو ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا جب پندرہ مہینہ کے اندر یہ گروہ فریق عیسائی کا مر اتب منہ کالا ہوا پہلا تاول کی جانکاہ بیماری سو لعنت کی سیاہی آپ کے منہ پر پھر گئی۔ پھر خسوف کسوف نے منہ پر تھوکا پھر عبد اللہ پادری کی جانکاہ بیماری سے تہ بتہ سیاہی جمی پھر ہزار لعنت کی ذلت سے جس میں تمام پادری اور سب کفر شریک تھے یہ سیاہی کمال کو پہنچ گئی آتھم نے بھی منہ کالا کیا اور آئندہ بھی کریگا اور مباہلہ کے بعد میاں عبد الحق پر کیا برکات نازل ہوئیں اسکا تو کوئی بھی ثبوت دیا ہاں میاں عبد الحق نے نزول برکات کی ثبوت میں یہ خوب بھی سنائی کہ حقیقی بھائی فوت ہوا اور اسکی رانڈ عورت کو نکاح میں لایا کیا یہ برکات ہیں اے یہ مباہلہ کا اثر جائے شرم۔ سوچنے والے سوچ لیں اور اگر دینی معارف سے اس عرصہ میں کچھ حصہ ملا تھا تو کیوں کرامات الصادقین کا جواب نہ لکھا اور کیوں ہزار لعنت کو اپنے پر وارد ہونے دیا دنیوی برکات بھی وہ ہوتی ہیں جنکی دنیا میں کم نظیر ملے نہ یہ کہ رانڈ اور شمر فرسودہ عورت کو ...سے گھر میں لا جا سے اور پھر یہ کہہ دیں کہ برکات نازل ہوئیں بھائی کا مرنا بھی ایسا گیا اور بیوہ کو پیش کر دیا۔ اگر حقیقی برکات کو دیکھنا ہو تو اس جگہ آ کر دیکھ لو دیکھو کیونکر خدا تعالی نے اپنے فضل سے ایک امی کی عربی دانی میں زبان کھولی اور قرآنی نکات اسکی زبان پر جاری کئے اور وہ بلاغت اور فصاحت عنایت کی جس سے تمہارا اور تمہارے جیسے مخالفوں کا منہ کالا ہو گیا اور وہ مقابلہ سے عاجز آ گئے۔

خدا تعالی نے ہزاروں آدمیوں کو اس طرف رجوع دیدیا

چنانچہ وہ لوگ ہزارہا روپیہ کے ساتھ مدد کرتے ہیں اگر پچاس ہزار روپیہ کی بھی ضرورت ہو تو بلا توقف حاضر ہو جائیں مالوں اور جانوں کو فدا کر رہے ہیں صدہا لوگ آتے جاتے اور ایک جماعت کثیر جمع رہتی ہے چنانچہ بعض وقت سو سے زیادہ آدمی اور بعض اوقات دو دو سو جمع ہوتے ہیں

یہ تائیدات الٰہی ہین۔ یا یہ کہ حقیقی بہائی مرا اور اسکی بیچاری بیوہ عورت کو اپنی طرف کہسیٹ لیا اور یا کرہ
کے ملتے سے ساری عمر ہی نامراد رہے **واہ ری برکات اور واہ ری شرم** اور ابہی
اُس بیوہ سے اولاد ہوئی نہین پہلے سے دعوی ہے کہ ضرور ہوگی۔ پہر ابہی سے اس خیالی پلاؤ
کو مباہلہ کا اثر ہی سمجھ لیا ہے **واہ رے شیخ چلی کے بڑے بہائی**۔ ہان یہ واجب ہے
کہ اولاد کے لیئے دن رات ہمت کرتے رہو پہر اگر کوئی مردہ لڑکی ہی پیدا ہو تو بیشک کہدینا کہ مباہلہ کا
اثر ہے افغانی جرگہ مین یہ بات سُنی جائیگی۔

باقی اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ لڑکے کی پیشگوئی کی نسبت

خدا تعالی نے **دو لڑکے** عطا کیئے جنمین سے ایک تخمیناً سات برس کا ہے لیکن اگر ہمنے کوئی الہام
سنایا تہا کہ پہلی دفعہ ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا تو وہ الہام پیش کرنا چاہئے ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین سچ
ہے کہ ۸۔ **اپریل ۱۸۹۴ء** ہمنے اطلاع دی تہی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہو گیا ہمنے
اس لڑکے کا نام **مولود موعود** نہین رکہا تہا صرف لڑکے کے بارہ مین پیشگوئی تہی اور اگر ہمنے
کسی الہام مین اسکا نام مولود موعود رکہا تہا تو تمپر کہانا حرام ہے جبتک وہ الہام پیش نہ کرو۔ ورنہ
لعنت اللہ علی الکاذبین۔

اور یہ کہنا کہ احمد بیگ کے **داماد کی میعاد** گذر گئی ہے یہ بہی حمق اور جہالت ہے
قرآن کریم کا علم تم لوگون مین نہین رہا اسلئے بیہودہ اعتراض تمہارا شیوہ ہوگیا **ذرا شرم** کرنی چاہیئے جس حالتمین خود
احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور وہ پیشگوئی کے اول نمبر پہ تہا تو پہر کیون اس
پیشگوئی کے نفس مفہوم مین شک کیا جاتا ہے جب حالت یہ ہے بعض حصہ پیشگوئی کے میعاد کے اندر پوری ہوگئی جس کسیکو
انکار نہین پہر اگر فرض بہی کرلین کہ اسکے داماد کی موت میعاد گذرنیکے بعد ہو تو یہ سنت اللہ کی مخالفت کیوجہ سے ہوگا جو خدا تعالی کی کتابون مین
پائی جاتی ہے اور سنت اللہ یہ ہے کہ عذاب کے متعلق جو پیشگوئیان ہون انکی تاریخ اور میعاد تقدیر مبرم نہین ہوتی بلکہ وہ میعاد
ایسی توبہ اور استغفار سے بہی ٹل سکتی ہے جسپر انسان بعد مین قایم نہ رہ سکے اور ہمنے سلطان محمد کے بارے مین اسکی موت
کیوجہ تاخیر علیحدہ اشتہارات مین ایسی طور سے ثابت کردی ہے جسکو قبول کرنے سے کسی ایماندار کو عذر نہین ہوگا۔ اور سب سے ایمان

جو چاہے سو کہے باور کہنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام عظمتون کے ساتھہ پوری
ہوئی جس سے کوئی دانشمند انکار نہین کرسکتا۔ غرض یہ تمام اعتراضات بیدینی اور حماقت
کیوجہ سے ہین اعتراض وہ ہے جو ربانی کتابون کے موافق اعتراض ہو نہ ایسا
اعتراض جسکے نیچے تمام نبی اور رسول آجائین ایسے اعتراض کرنا بےایمانون
اور لعنتیون کا کام ہے اب اس تمام بیان سے میان
محی الدین کے الہامات کی بھی حقیقت
کھل گئی فقط

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

عوام الناس کے بعض اعتراضوں کا جواب اور میاں عبدالحق غزنوی کے لئے ایک ہدیہ

پہلا اعتراض۔ اگر آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا تھا تو اُسکے آثار کیوں اُس میں ظاہر نہیں؟

جواب۔ درحقیقت یہ رجوع فرعونی رجوع کے موافق تھا۔ حقیقی رجوع کے موافق۔ فرعون جب رجوع کرتا تھا تو عذاب دور کیا جاتا تھا اور یہی عادت اللہ ہے۔ اور اس عادت اللہ کی تصدیق میں یہ آیت بھی گواہ ہے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون۔ یعنے اے رب ہم سے عذاب کھولدے کہ ہم ایمان لاویٔے۔ اور پھر اُسکے جواب میں فرماتا ہے انا کاشفو العذاب قلیلا انکم عائدون۔ سورہ دخان یعنے ہم تھوڑی مدت تک عذاب کھولدیتے ہیں اور پھر تم عود کرو گے اور کافر بنجاؤ گے۔ یہ آیت اس بات پر صریح نص ہے کہ خدا تعالیٰ ایک شخص کی تضرع کو قبول کر کے عذاب ٹالدیتا ہے اور جانتا ہے کہ پھر یہ کفر اور فسق کیطرف رجوع کریگا اور تضرع یا استغفار سے عذاب ٹالنا قدیم عادت اللہ ہے اس سے کون انکار کرسکتا ہے بجز ایسے شخص کے کہ جو کمال تعصب سے اندہا ہو گیا ہو۔ ماسوا اسکے یہ مسلم اور مشہود امر ہے کہ جب ہیبت الٰہی اپنا جلوہ دکھاتی ہے تو اُسوقت فاسق انسان کی اور صورت ہوتی ہے اور جب ہیبت کا وقت نکل جاتا ہے تو پھر اپنی شقاوت فطرتی سے اصلی صورت کیطرف عود کر آتا ہے۔ ایسے لوگ بہتیرے تم نے دیکھے ہونگے کہ جب اُنپر کوئی مقدمہ دائر ہو جس سے سخت قید یا پھانسی یا سزاء موت کا خطرہ ہو گو یہ بھی گمان ہو کہ شاید رہا ہو جائیں تو وہ ایسی ہیبت کو مشاہدہ کر کے اپنی فاسقانہ چال چلن کو بدلا لیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور توبہ کرتے اور لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اور پھر جب اُنکی اس تضرع کی حالت پر خدا تعالیٰ رحم کر کے اُنکو اس بلا سے خلاصی دیتا ہے تو فی الفور اُنکے دل میں یہ خیال گزرتا ہے کہ یہ رہائی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اتفاقی امر ہے تب وہ اپنے فسق میں پہلے سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں اور چند روز میں ہی اپنی پہلی عادات کیطرف رجوع کر آتے ہیں۔ اسکی اور بہی مثالیں ہیں مگر اسجگہ کلام الٰہی کافی ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الیٰ ضر مسہ کذالک زین للمسرفین ما کانوا یعملون

سورۂ یونس - یعنے جب انسان کو کوئی دکھ پہنچتا ہے تو ہماری جناب میں دعائیں کرنے لگتا ہے کروٹ کی حالت
میں اور بیٹھکر اور کھڑے ہوکر اور جب ہم اُس دکھ کو اُس سے دفع کر دیتے ہیں تو ایسا چلا جاتا ہے کہ گویا کبھی
اُسکو دکھ پہنچا اور نہ کبھی دعا کی - پھر ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہے حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بہم
بریح طیبۃ وفرحوا بہا جاءتہا ریح عاصف وجاءہم الموج من کل مکان وظنوا انہم اُحیط
بہم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا من ہذہ لنکونن من الشاکرین ۞
فلما انجاہم اذا ہم یبغون فی الارض بغیر الحق - سورۂ یونس یعنی جب تم کشتی میں ہوتے ہو
اور کشتی کے سواروں کو ایک خوش ہوا کے ساتھ لیکر کشتیاں چلتی ہیں اور وہ ان کشتیوں کے چلنے سے
بہت خوش ہوتے ہیں کہ یکدفعہ ایک تند ہوا چلنی شروع ہوتی ہے اور ہر طرف سے اُنپر موج آتی ہے اور ظن
غالب یہ ہو جاتا ہے کہ بس اب ہم گھیرے گئے یعنے مارے گئے تب اُسوقت اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد
کرتے ہیں کہ اے خدائے قادر اگر اب ہمیں نجات دے تو ہم شکر گذار ہونگے - پھر جب خدا تعالیٰ انکو نجات دیتا
ہے تو پھر اُسی ظلم اور فساد کیطرف رجوع کرتے ہیں جیسے پہلے تھے ہوتے تھے -

اعتراض دوم - اتہم صاحب پندرہ مہینہ میں نہیں مرے اس سے ثابت ہوا کہ میرزا غلام احمد قادیانی نے خدا
پر جھوٹ باندھا - الجواب - کیا نعوذ باللہ یونس نبی نے بھی خدا پر جھوٹ باندھا تھا کہ اُسکا وعدہ مقررہ ٹل گیا بلکہ
اِس وعدہ میں جو ہمارے الہام میں تہا صریح شرط تھی یعنی یہ کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے لیکن
یونس کے وعدہ عذاب میں کوئی بھی شرط نہیں تھی بلکہ بغیر کسی شرط کے صرف یہ الفاظ تھے کہ چالیس
دن تک اِس قوم پر عذاب نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ نے حضرت یونس کی ابتلا کے لئے اُس شرط ایمان کو
مخفی رکھ لیا تھا جسکی وجہ سے حضرت یونس پر وہ ابتلا آیا جو قرآن اور احادیث میں درج ہے - اگر اس
شرط پر حضرت یونس کو علم ہوتا تو وہ اُس شرط کی تجسس کرتے - اور خدا تعالیٰ نے بھی انکو بذریعہ الہام
مطلع نہیں کیا کیونکہ ابتلا منظور تھا - تب وہ اُس ملک سے بھاگ گئے اور سمجھا کہ کفار تکذیب کرینگے
اور ٹھٹھا کرینگے - اس قصہ سے علماء کبار نے بہت کچھ استنباط کیا ہے - چنانچہ سید عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھتے ہیں کہ کبھی مردان خدا کو جو اسکے خاص بندے ہیں خدا تعالیٰ
کی طرف سے ایک وعدہ ملتا ہے اور اُسکا ایفا نہیں ہوتا - اور یہی بحث فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ صاحب
نے کی ہے اور نظیر کے طور پر انبیا کے بعض واقعات لکھے ہیں - آخر تصفیہ یوں کیا ہے کہ خدا تعالیٰ پر فرض

نہیں کہ تمام شرائط اپنے وحی اور الہام کے شخص ملہم پر کہولدے بلکہ جہاں کوئی ابتلا منظور ہوتا ہے بعض شرائط کو مخفی رکہہ لیتا ہے جسطرح حضرت یونس کے قصہ میں رکہا۔ اس میں کیا شک ہے کہ حضرت یونس کی پیشگوئی ایک معرکہ کی پیشگوئی تہی مگر اللہ تعالی نے ایمان کے شرط کو حضرت یونس پر ظاہر نہ کیا جس سے اُنکو بڑا ابتلا پیش آیا۔ اور اس ابتلا سے حضرت مسیح بہی باہر نہ رہے کیونکہ جس پیشگوئی سابقہ پر انکی صحت نبوت کا مدار تہا وہ پیشگوئی اپنی ظاہری صورت کے ساتہہ پوری نہ ہوئی یعنے ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا میں آنا۔ اور آخر حضرت مسیح نے تاویلات سے کام لیا مگر تاویلات میں نہایت مشکل یہ امر تہا کہ وہ تاویلات علماء یہود کی اجماع سے بالکل برخلاف تہیں اور ایک بہی انکے ساتہہ متفق نہیں تہا۔ حضرت مسیح نے کہا تہا کہ ایلیا سے مراد یحیی ہے اور ایلیا کے صفات یحیی میں اُتر آئے ہیں گویا ایلیا ہی نازل ہوگیا مگر یہ تاویل نہایت سختی سے رد کی گئی اور حضرت مسیح کو نعوذ باللہ ملحد قرار دیا گیا کہ پہلی کتابوں اور نصوص صریحہ کے اُلٹے معنے کرتا ہے۔ اسلئے ایک عیسائی یا ایک مسلمان کے لئے ادب سے دور ہے کہ اگر کسی **پیشگوئی کو اپنی صورت پر پوری ہوتی نہ دیکہے تو فی الفور ملہم کو کاذب کہدے** ۔ حضرت مسیح کی بعض پیشگوئیاں اپنے وقت پر بہی پوری نہیں ہوئیں یعنے وقت کوئی بتلایا گیا اور ظہور اُنکا کسی اور وقت میں ہوا۔ جیسے دن سے مراد سال لیا گیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بعض وقت دن یا ہفتہ یا مہینہ سے خدا تعالی کے نزدیک ایک متناسب حصہ زمانہ کا مراد ہوتا ہے جسکے تمام اجزا متشابہ اور یکساں ہوتے ہیں پہر جب دوسرا زمانہ آتا ہے جو پہلے زمانہ سے امتیاز اور اختلاف رکہتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ دوسرا دن یا دوسرا ہفتہ یا دوسرا مہینہ ہے مثلاً جیساکہ دن سے مراد وہ وقت محدود ہے جو دو تغیرات کے بیچ میں ہے یعنے آفتاب کا طلوع اور آفتاب کا غروب۔ ویسا ہی روحانی طور پر اُس محدود وقت کا نام دن ہوگا جو دو روحانی تغیرات کے اندر واقع ہے جیساکہ بدر کی فتح کے لئے ایک دن کا وعدہ دیا گیا اور لکہا گیا کہ صرف ایک دن کی میعاد ہے پہر فتح ہوگی حالانکہ اُس دن سے مراد برس تہا۔ اور دن سے مناسبت یہ تہی کہ یہ فتح بہی دو تغیروں کے اندر تہی ایک یہ تغیر عظیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی شہر سے ہجرت کے طور پر نکلے اور اُس آفتاب صداقت نے مدینہ کی طرف رجوع کیا۔ دوسرے یہ کہ اُس آفتاب کا مدینہ منورہ پر طلوع کرنا مکیوں کے لئے غروب کے حکم میں ہوگیا۔ سو طلوع بہی متحقق ہوگیا اور غروب بہی۔ جیساکہ امریکہ میں آفتاب کا طلوع کرنا ہمارے

لئے غروب کے حکم میں ہو پس جب وہ آفتاب مدینہ سے چھپ گیا اور وہ عاشق الٰہی ان کوچوں سے نکل گیا تو پھر مدینہ میں کیا تھا ایک اندھیری رات تھی نہ وہ انوار رہے نہ وہ برکات رہیں۔ پہلے تو مدینہ کو ملائک کی صفوف نے گھیرا ہوا تھا اور پھر شیاطین کی جماعتوں نے گھیر لیا اور جاتا رہا اور ظلمت آگئی۔ اسی کی طرف اشارہ تھا کہ ماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی خدا ایسا نہیں کہ مدینہ والوں پر عذاب نازل کرے اور تو اُنمیں ہو کیونکہ وہ آفتاب تھا اور یہ ممکن ہو کہ آفتاب کے ہوتے عذاب کی ظلمت نازل ہو۔ غرض جب اس آفتاب نے مدینہ پر طلوع کیا تو مدینہ والوں کے لئے دن چڑھ گیا اور جنتیں علامات غروب پیدا ہوئے اور وہ دو تغیر عظیم ظہور میں آگئے جن میں دن محدود ہو نادر۔ لیکن جب متوکدا ور مکرر طور پر کسی دن یا تاریخ کا وعدہ ہو جائے تو اس سے انسانی دن اور تاریخیں قطعاً اور یقیناً مراد ہوتی ہیں۔ ورنہ کبھی ابتلا کے طور پر ربانی اصطلاحات درمیان میں آجاتی ہیں۔ مگر بہرحال نفس پیشگوئی میں فرق نہیں آتا۔ پیشگوئی کے بارے میں یہ کامل تحقیق ہو جسپر تمام انبیا اور اولیا کا اتفاق ہو۔ پھر اُن لوگوں کے ایمان کا کیا حال ہو جو جلد زبان کو کھولتے ہیں اور حق کے کھلنے تک انتظار نہیں کرتے۔

لعنتوں کی قسمیں جن سے میاں عبدالحق غزنوی بنصیب ہیں اور اُن پر صاف پڑ رہی ہیں

(۱) پہلی لعنت۔ یہ کہ عیسائیوں کے حامی بنے اور ایسی بحث میں جو اسلام اور رسول کی سچائی ثابت کرنے کے لئے تھی عیسائیوں کی مدد کی اور اُن کے غالب ہونے کا اقرار کیا۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجّال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجّال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملادی یہ وہی یہودی ہیں جنکی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہو کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجّال کے ساتھ ہوجائینگے۔ ساتھ ہونا یہی ہو کہ اُنکی بات کا تصدیق کرنا اور حدیث میں اس بات کی تصریح ہو کہ وہ یہودی دراصل مسلمان ہونگے لیکن یہودیوں کی طرح اپنی غلطیوں پر جمینگے اور ظاہر پرست ہونگے۔ اسلئے یہودی کہلائینگے اور حدیثوں کو بنظر تتبع دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ یہودی اُسوقت دجال کے تابع ہونگے جب ایک فتنہ ہوگا اور مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ کچھ مقابلہ آپڑیگا عیسائی اپنی شرارت سے کہینگے کہ ہمیں فتح ہوئی

اور مسلمان کہینگے کہ ہمیں فتح ہوئی۔ مسلمانوں کے لیئے آسمان گواہی دیگا اور آسمانی آواز آئیگی یعنی خدا کا الہام کہ الحق فی آل محمد اور عیسائیوں کے لیئے شیطانی آواز آئیگی یعنے وہ لوگ مکر اور فریب سے جو ایک شیطانی طریق ہی لوگونکو سخت دہوکا دینگے گویا وہ شیطانی آواز ہوگی جسکا یہ مضمون ہوگا کہ الحق فی آل عیسےٰ یعنے عیسیٰ کے لوگونکے ساتہہ حق ہی۔ تب یہودی طبع کے لوگ شیطانی آواز کی طرف جہک جائینگے اور ہاں میں ہاں ملاکر دجال کے تابع ہوجائینگے۔ آخر خدا تعالیٰ فیصلہ کردیگا اور اسلام کی حقیت کے لیئے نمایاں نشان ظاہر ہونگے۔ تب بعض دجال کے تابع ذلت کے ساتہہ رجوع کرینگے۔ یہ خلاصہ اشارات و عبارات احادیث ہی چاہیئے کہ اسمیں خوب غور کریں۔

(۲) **دوسری لعنت**۔ یہ لعنت خسوف کسوف ہی۔ یہ بہی ہمارے مخالفوں کے ذلیل کرنے کے لیئے کچہہ تہوڑی نہیں بشرطیکہ کچہہ شرم ہو۔ آسمانی گواہی خدا تعالیٰ کی گواہی ہی۔ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوئی اُس سے انکار کیا یہہ لعنت ہی یا نہیں۔ اگر یہ لعنت نہیں تو کوئی نظیر بتلاؤ کہ کسی مدعی کے ساتہہ کبہی خسوف کسوف ماہ رمضان میں جمع ہوا جب سے دنیا کی بنیاد ڈالی گئی ہی۔

(۳) **تیسری لعنت**۔ یہ لعنت اُن کتابوں کے مقابلہ سے عاجز آنا ہی جنہیں صاف اُن لوگوں پر لعنتیں بہیجی گئی تہیں جو مکفر یا منکر دین ہوکر پہر مقابلہ نہ کرسکیں۔ درحقیقت یہ لعنت بہی کچہہ تہوڑی نہیں بلکہ ایک ہزار لعنت ہی کہ اگر زنجیروں کی طرح ایک دوسرے کے ساتہہ جوڑ کر اُنکی لمبائی دکہلائی جاوے تو ایک بڑا رسّہ بنتا ہی جو تمام مکفروں کے گلے میں ڈالنے کے لیئے کافی ہوگا۔ پہر عجیب شرم ہی کہ ابتک کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی لعنت نہیں پڑی۔ کیا عیسائیوں کی اُس بحث میں حمایت کرنا جو خالصًا اللہ اور رسول کے لیئے تہی لعنت نہیں۔ کیا یہ ہزار لعنت کا لمبا رسّہ کچہہ بہی چیز نہیں اور اس سے کچہہ ذلت نہیں ہوئی اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ ہمارے مکفروں کی بڑی پکی عزت ہی کہ ماریں مار پڑتی گئی مگر اُس عزت میں فرق نہیں آتا۔

(۴) **چوتہی لعنت**۔ عیسائی فریق پر پیشگوئی کا پورا ہونا ہی جسکو ہم بیان کرچکے ہیں۔ یہ لعنت درحقیقت کئی لعنتوں سے مرکب ہی جسکی تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۵) **پانچویں لعنت**۔ عنقریب پڑنے والی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر باوجود اس فتح نمایاں کے جو ہمکو بفضلہ تعالیٰ عیسائیوں کے فریق مباحث پر حاصل ہوئی یعنی کوئی اُن میں سے مرا اور کوئی موت تک پہنچا اور کوئی ماتم دار بنا اور کسی پر ذلت کی لعنت پڑی اور کسی پر اتنا خوف پڑا کہ نہ زندوں میں رہا اور نہ مردوں

ہیں۔ اب بھی اگر ہماری فتح کا یہ غزنوی لوگ اور دوسرے مکفر اقرار نہ کریں اور نہ آتھم کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ قسم کھاوے اور دو ہزار روپیہ لیوے اور ایک برس گزرنے کے بعد اُسکا مالک بنجاوے تو بیشک اُنپر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور یہ مسخ ہوگئے اور خنازیر سے جا ملے اور عمداً وہ پہلو اختیار کیا جس میں اللہ و رسول کی اہانت ہے۔ اب ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھیں گے اور اسی پر ختم کرتے ہیں۔ میاں عبد الحق کو اس جواب سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئیے کہ این ہمان سنگ ست کہ بر سر من زدی وافوض امری الی اللہ ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر

ایک فیصلہ کرنیوالا اشتہار انعامی ہزار روپیہ میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لئے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اسپر لعنت اور سبّ و شتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے۔ اور اس اشتہار کے وہ سب مکفر مخاطب ہیں جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے خواہ لدھیانوی ہیں یا امرتسری یا غزنوی یا بٹالوی یا گنگوہی یا پنجاب اور ہندوستان کے کسی اور مقام میں الا لعنۃ اللہ علے الکافرین المکفرین الذین یکفرون المسلمین۔ اب اُن سب پر واجب کہ اپنے ہم جنس مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کو قسم دلوا کر ہزار روپیہ ہم سے دلا لیں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ سب بباعث تکفیر مسلم اور انکار حق ابدی لعنت میں مبتلا ہوکر تمام شیاطین کے ساتھ جہنم میں پڑیں گے۔ اور نیز یاد رہے کہ قسم اُسی مضمون کی ہوگی جو استفسار ہذا میں درج

ہے۔

اے علمائے مکفرین اُن آثار اور اخبار کی نسبت کیا کہتے ہو جنکو امام عبد الوہاب شعرانی اور دوسرے اکابر متقدمین نے اپنی اپنی کتابوں میں مبسوط طور پر نقل کیا ہے جنمیں سے کچھ حصہ مولوی صدیق حسن خان بھوپالوی نے اپنی فارسی کتابوں حجج الکرامہ وغیرہ میں بطور اختصار لکھا ہے کہ مہدی موعود کے چار نشان خاص ہیں جن میں اُسکا غیر شریک نہیں (۱) یہ کہ علما اُسکی تکفیر کرینگے اور اُسکا نام کافر اور دجال اور بے ایمان رکھینگے اور تمام ملّا اُسکی تکذیب کرینگے اور اُسکی تحقیر اور سبّ و شتم کے لئے کمر باندھینگے اور اُسکی نسبت نہایت سخت کینہ پیدا کرینگے اور اُسکو ملحد اور مرتد خیال کرینگے اور اُسکی نسبت مشہور کرینگے کہ یہ تو اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے یہ مہدی کیسا ہے۔ اور لعنت اور کافر کافر کہنے کو موجب ثواب اور اجر سمجھینگے اور اُسکو اُس زمانہ کے مولوی

٭ نوٹ۔ یہ کہنا بیجا ہوگا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یا بعض روایات مجروح ہیں یا حدیث منقطع اور مرسل ہے کیونکہ جس حدیث کی

ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ مگر آخری دنوں میں جب اُسکی حقیقت کُھل جائیگی محض نفاق سے مان لیں گے دل سے نہیں۔ اور مہدی کو قبول کرنیوالے اکثر عوام یا گوشہ گزین یا پاک دل فقرا ہونگے جو اپنی صحیح مکاشفات سے اُسکو شناخت کریں گے۔ مگر مولویوں کو بجز اسکے اور کوئی حصہ نہیں ملیگا کہ اُسکو بیدین اور کافر اور دجال کہیں گے۔ اور اُسوقت کے مولوی اُن سب سے بدتر ہونگے جو زمین پر رہتے ہیں۔ اُنکی زیرکی اور فراست جاتی رہیگی وہ عمیق باتوں کو سُنکر فی الفور انکار کر دینگے کہ یہ باتیں تو ہمارے قدیم عقائد کے مخالف ہیں۔

(۲) دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اُسکے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف کسوف ہوگا اور پہلے اس سے جیسا کہ منطوق حدیث صاف بتلا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کیوقت میں خسوف کسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا۔ اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکھٹے نہیں ہوئے۔ اور اگر کوئی کہے کہ اکھٹے ہوئے ہیں تو بار ثبوت اُس کے ذمہ ہے۔ مگر حدیث کا مفہوم یہ نہیں کہ مہدی کے ظہور سے پہلے چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ رمضان میں ہوگا کیونکہ اِس صورت میں تو ممکنات میں سے تھا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کو ماہ رمضان میں دیکھکر ہر یک مفتری مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور امر مشتبہ ہو جائے کیونکہ بعد میں مدعی ہونا سہل ہے اور جب بعد میں کئی مدعی ظاہر ہو گئے تو صاف طور پر کوئی مصداق نہ رہا۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مہدی موعود کے دعوے کے بعد بلکہ ایک مدت گزرنیکے بعد یہ نشان تائید دعویٰ کیطور پر ظاہر ہو جیسا کہ اِنَّ لمھدینا ایتین ای لتائید دعوی مھدینا ایتین صاف دلالت کر رہی ہے۔ اور اِس طور سے کسی مفتری کی پیش رفت نہیں جاتی اور کوئی منصوبہ چل نہیں سکتا کیونکہ مہدی کا ظہور بہت پہلے ہو کر پھر مؤید دعویٰ کیطور پر سورج گرہن بھی ہو گیا۔ نہ یہ کہ ان دونوں کو دیکھکر مہدی نے سر نکالا۔ اِس قسم کے تائیدی نشان ہمارے سید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی پہلی کتابوں میں لکھے گئے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ظہور میں آئے اور دعویٰ کے مصدق اور مؤید ہوئے۔ غرض ایسے نشان قبل از دعویٰ مہمل اور بیکار ہوتے ہیں کیونکہ ان میں گنجائش افترا بہت ہے۔ اور اسپر اور بھی قرینہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خسوف اور کسوف اور مہدی کا رمضان کے مہینے میں موجود ہونا خارق عادت پیشگوئی واقعی طور پر سچی نکلی اُسکا درجہ فی الحقیقت صحاح سے بھی بڑھکر ہے کیونکہ اُسکی صداقت بدیہی طور پر ظاہر ہو گئی۔ غرض جب حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو پھر بھی اُس میں شک کرنا صریح بے ایمانی ہے۔

قسم کہا لیں اور اُسکے ثمرات دیکھیں۔ اور ہم اسجگہ علمائی وقت کی خدمت میں بادب عرض کرتے ہیں کہ وہ تکذ
اور انکار میں جلدی نکریں۔ کیا ممکن نہیں کہ جسکو وہ جہوٹا کہتے ہیں اصل میں سچا وہی ہو۔ پس جلدی کر کے
ناحق کی روسیاہی کیوں لیتے ہیں۔ کیا کسی جہوٹے کے لئے آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں یا کبھی خدا
کسی جہوٹے کو ایسی لمبی مہلت دی کہ وہ بارہ برس سے برابر الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرکے دن
خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہو اور خدا تعالیٰ اسکو نہ پکڑے۔ بہلا اگر کوئی نظیر ہو تو ایک تو بیان کریں ورنہ اس خاد
منتقم سے ڈریں جسکا غضب انسان کی غضب سے کہیں بڑہکر ہو۔ اور اس بات پر خوش نہ ہوں کہ بعض مسائل میں
اختلاف ہے۔ اور نہ وہ دل میں سوچ لیں کہ اگر مہدی موعود تمام مسائل رطب یابس میں علمائی وقت سے اتفاق
کرنیوالا ہوتا تو کیوں پہلے سے احادیث میں یہ لکھا جاتا کہ علما اُسکی تکفیر کرینگے اور کہینگے کہ یہ دین کی بیخ کنی کر رہا ہو
اس سے ظاہر ہو کہ مہدی کی تکفیر کے لئے علماء اپنے پاس اپنے فہم کے مطابق کچھہ وجوہ رکہتے ہوں گے جنکی بنا
اُسکو کافر اور دجّال قرار دینگے۔ فاتقوا اللّٰہ یا اولی الابصار والسلام علیٰ من خشی الرحمٰن واتقیٰ
واتبع الحق واھتدیٰ

ہمارا انجام کیا ہوگا

بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہو اور بجز اس غیب دان کے آخری دنوں کی کسکو خبر ہو دشمن کہتا ہو کہ یہ شخص بہت ہو کر یہ
ذلت کیساتہہ ہلاک ہو جائے اور حاسد کی تمنا ہو کہ اسپر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اسکا کچھہ بہی باقی نہ رہے۔
لیکن یہ سب لوگ اندہے ہیں اور عنقریب ہو کہ اپنے بدخیالات اور بدارادے انہیں پر پڑیں۔ اسمیں شک
نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہو اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اُسکے الہام او
کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو نہ اُسکے الہام اور کلام سے مشرف ہو وہ بہت
بُری موت سے مرتا ہو اور اسکا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہو۔ لیکن جو صادق اور اُسکی طرف سے
ہیں وہ مر کر بہی زندہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتہہ انپر ہوتا ہو اور سچائی کی روح اُنکے اندر
ہوتی ہو۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتہہ ملائے جائیں اور چاروں
طرفوں سے انپر لعن و طعن کی بارشیں ہوں اور اُنکے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بہی

وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اُس سچے پیوند کی برکت سے جو اُنکو محبوب حقیقی کے ساتھہ ہوتا کر
خدا اُنپر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہی مگر اسلئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اسلئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پہل اور
پہول میں ترقی کریں۔ ہر ایک جوہر قابل کے لئیے یہی قانون قدرت ہی کہ اول صدمات کا تختۂ مشق ہوتا ہی
مثلاً اُس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختۂ مشق رکھتا ہی اور ہل چلانے سے اُسکا
جگر پہاڑتا رہتا ہی یہاں تک کہ وہ زمین جو پتہر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تہی سرمہ کی طرح پسی
جاتی ہی اور ہوا اُسکو ادہر اُدہر اڑاتی ہی اور پریشان کرتی رہتی ہی اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم
ہوتی ہی اور ایک انجان سمجہتا ہی کہ کسان نے چنگی بہلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی
لیکن اُس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہی کہ اُس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اُس درجہ کے
کوفت کے نمودار نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح کسان اُس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کیوقت بکہیر دیتا
ہی اور وہ دانے خاک میں ملکر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہیں اور اُنکا وہ رنگ و روپ
جاتا رہتا ہی۔ لیکن وہ دانا کسان اسلئے اُنکو مٹی میں نہیں پہینکتا کہ وہ اُسکی نظر میں ذلیل ہیں۔ نہیں بلکہ دانے
اُسکی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اسلئے اُنکو مٹی میں پہینکتا ہی کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہوکر
نکلے اور وہ بڑہیں اور پہولیں اور اُن میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح وہ حقیقی
کسان کبہی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پہینکدیتا ہی اور لوگ اُنکے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں
اور ہر ایک طرح سے اُنکی ذلت ظاہر ہوتی ہی۔ تب تہوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے
ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھہ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکہنے والا تعجب کرتا ہی۔ یہی قدیم سے برگزیدہ
لوگوں کے ساتہہ سنت اللہ ہی کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس
لئے کہ تا اُن موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائی وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں
لیکن اسلئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اسلئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور اُن سے ٹہٹھا کیا جاتا
ہی اور لعنت کیجاتی ہی اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دُکہہ دئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں اُنکی
نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑہجاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال گمان میں بہی نہیں ہوتا کہ وہ سچے
ہیں بلکہ جو شخص اُنکو دکہہ دیتا اور لعنتیں بہیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہی کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہی۔ پس
ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہی۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچہہ قبض طاری ہو تو

خدا تعالیٰ اُسکو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں
سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہانتک کہ امر مقدر اپنے وقت مقرر تک پہنچ جاتا ہے۔ تب
غیرت الٰہی اُس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول
نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اُسکی نوبت آتی ہے۔ اسیطرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی
ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کرینگے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا
دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کریگا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو
بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے
سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اسکو کہا کہ تم کہاں سے آئے تو اس نے
عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرة الوتر یعنی میں اُسکی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے
تب میں اُسکو ایکطرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس
نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اُس حالت سے منتقل ہو گیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ
امر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب
کیطرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخرکار تجھے فتح دونگا اور ہر یک الزام سے تیری بریت
ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی۔ اور فرمایا کہ میں زور آور
حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دونگا۔ اور یاد رہے کہ یہ الہامات اسواسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی انکو
قبول کر لیوے بلکہ اسواسطے کہ ہر یک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے
ظہور کا وقت آئیگا اُسوقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

یہ مصیبت ایک موت تھی جسکو عبد اللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا موت جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسمین کسیقدر مہلت دی گئی کیونکہ حق کا رعب اُسنے اپنے سر پر لیا اسلئے وہ خدا تعالے کی نظر مین اس شرط سے کسیقدر فایدہ اُٹھانیکا مستحق ہوگیا جو الہامی عبارت مین درج ہے اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالی کے الہام مین وعدہ ہوا اور مین یقین رکہتا ہون کہ اس ہمارے بیان مین وہی شخص مخالفت کریگا جسکو مسٹر عبد اللہ آتھم کے ان تمام واقعات پر پوری اطلاع نہوگی اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

اور اگر عیسائی صاحبان اب بھی جھگڑین اور اپنی مکارانہ کارروائیوں کو کچھ چیز سمجھین یا کوئی اور شخص اسمین شک کرے تو اس بات کے تصفیہ کیلئے **کہ فتح کس کو ہوئی** آیا اہل اسلام کو جیسا کہ بحقیقت ہے یا عیسائیون کو جیسا کہ وہ ظلم کے راہ سے خیال کرتے ہین تو مین اُنکی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے طیار ہون اگر وہ دروغگوی اور چالاکی سے باز نہ آئین تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہو کر ہم فریقین ایک میدان مین حاضر ہون اور مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کرین کہ اس پیشگوئی کے عرصہ مین اسلامی رعب ایکطرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہین آیا اور مین اسلام اور نبی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہون اور صداقت کا خیال تک نہین آیا اور حضرت عیسٰی کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکہتا رہا اور رکہتا ہون اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکہتے ہین اور اگر مینے خلاف واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس مین عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہین گے اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹون پر نازل ہوتا ہے

تو ہم ہزار روپیہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دین گے

چاہین تو پہلے کسی جگہ جمع کرالین اور اگر وہ ایسی درخواست نہ کرین تو یقیناً سمجھو کہ وہ کاذب ہین اور قلع کے وقت اپنے سزا پائین گے ہمین صاف طور پر الہاماً معلوم ہوگیا ہے کہ اسوقت تک **عذاب موت** ٹلنے کا یہی باعث ہے کہ عبد اللہ آتھم نے حق کی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کی وجہ سے قبول کر کے ان لوگون سے کسی قدر مشابہت پیدا کرلی ہے جو حق کیطرف رجوع کرتے ہین اسلئے ضرور تھا کہ انکو کسیقدر اس شرط کا فایدہ ملتا اور اس امر کو وہ لوگ خوب سمجھ سکتے ہین کہ جو ان کے حالات پر غور

نوٹ۔ ہم اقرار کرتے ہین کہ یہہ ہزار روپیہ باضابطہ تحریر لینے کے بعد پہلے دیدینگے۔ یہہ قطعی اقرار ہے۔ منہ

نوٹ۔ درخواست کے لئے روز اشاعت سے یعنی بذریعہ اشتہار پہنچنے کے بعد ایک ہفتہ کی میعاد ہے۔